دہلیز

از قلم سیدہ حنا جعفری

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کردیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کردی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com
WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

موسلادھار بارش میں چھتریوں کی بھیڑ میں سے راستہ بناتی وہ تیزی سے قدم اٹھا رہی تھی--- سکول یونیفارم بارش سے مکمل بھیگ چکا تھا--- وہ گاڑی میں آنے جانے والی لڑکی بڑی چادر لے کر کہاں نکلتی تھی وہ تو بھلا ہو اس کی دوست کلثوم کا جو اپنے بھائی کی گاڑی میں آتے ہوئے بھی چادر اوڑھ کر آتی تھی --- اسی سے چادر لے کر وہ اپنا آپ ڈھانپ کر نکلی تھی ورنہ اس بارش نے تو اسے نیم برہنہ کر دینا تھا---

اف وہ ہوس بھری نگاہیں--- چبھتے نظر کے تیر--- اسے دنیا کے سب مردوں سے نفرت ہو رہی تھی اس وقت---

صبح سے ہی آسمان کو بادلوں نے گھیر رکھا تھا امی نے کہا بھی تھا کہ چھتری بستے میں رکھ لے لیکن کہاں آج کی نسل--- گاڑی میں بھلا چھتری کی کیا

ضرورت۔۔۔ چھٹی ہونے تک آسمان دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا اور وہ پھٹی نگاہیں لیے چوکیدار کو دیکھ رہی تھی جس نے اسے اطلاع دی تھی کہ آج اسے پیدل جانا ہوگا۔۔ اس کے ڈرائیور کی ماں وفات پا چکی ہے اور اس کے والد شہر سے باہر گئے ہیں۔۔۔

اس نے اپنا بازو چھت کی پناہ سے باہر کیا۔۔۔ سیکنڈز میں اس کو اپنے بازو کپڑوں میں سے صاف دکھائی دینے لگے۔۔۔

کیا یار یہ یونیفارم سفید رنگ کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔۔ اب کیا کروں۔۔۔ اچانک اس کی نظر کلثوم پر پڑی ۔۔۔ وہ ویسے بھی گاڑی میں جا رہی تھی آج کے لیے تو دے ہی سکتی اپنی چادر ادھار۔۔ ویسے بھی وہ چادر سر سے پاؤں تک ڈھانپ لیتی ہے ۔۔۔ اور اس طرح خود کو چھپائے وہ تیزی سے گھر کی طرف بڑھی۔۔۔

اکیلی رکشے والے کے ساتھ جانے سے بھی گھبراتی تھی ---لہذا بھیڑ کے ساتھ چلنا بہتر تھا----

---

امی رابعہ آگئ--- ہما جو ٹیرس پر کھڑی تھی بھاگتی ہوئی آئی---

یا اللہ تیرا لاکھ شکر ہے میری بچی صحیح سلامت گھر آگئ---

رابی --- فردوس بیگم نے اپنی بیٹی کا بوسہ لیا--- جلدی سے کپڑے بدل کر آجاؤ ورنہ بیمار ہو جاؤ گی---

امی ابو نے آج ہی جانا تھا شہر سے باہر--- چادر سمیت جس نظروں سے وہ لوگ دیکھ رہے تھے تو میں تو کانپ ہی جاتی ہوں یہ سوچ کر کہ اگر یہ چادر نہ ہوتی تو میں تو سارے بازار کے سامنے برہنہ ہو جاتی -- رابی غصے سے بولی

بیٹا کچھ ہی دیر پہلے شکیل کی ماں کا انتقال ہوگیا--- اور تمہارے ابو تو صبح ہی گئے تھے--- فکر تو مجھے بھی بہت تھی کہ لاکھ بار کہا ہے چادر رکھ لیا کرو بڑی اپنے ساتھ لیکن کہاں سنتی ہو--- اور صبح چھتری کا بھی کہا تھا تب بھی انکار تھی---

رابی خاموش ہوگئی کیونکہ ھانتی تھی کہ قصوروار وہ خود ہی ہے---

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com

Urdu Novel Bank website
جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں
Urdu Novel Bank
اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

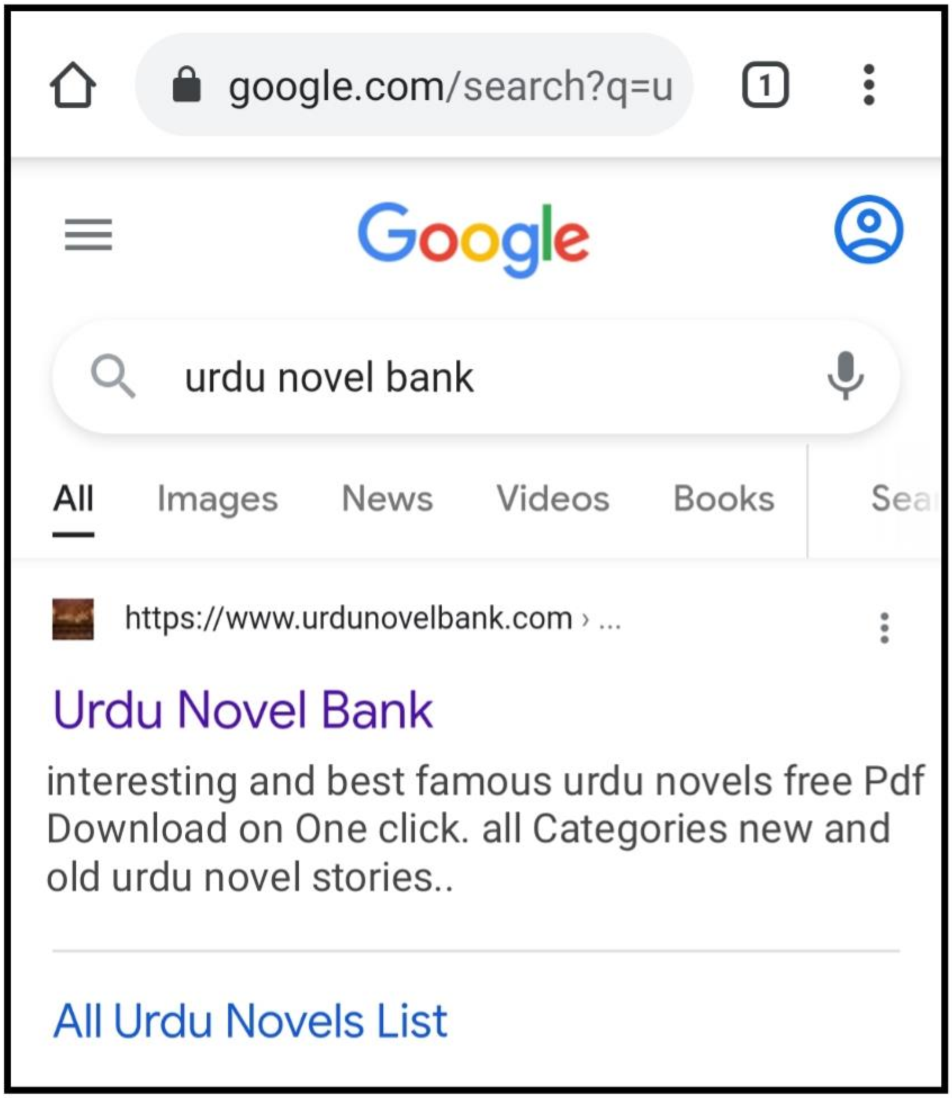

کلثوم تمہارا بہت شکریہ --- یہ تمہاری چادر--- رابی نے چادر آگے کی---

ویسے میں آج دوسری رکھ کر آئی ہوں --- چاہو تو تم رکھ سکتی ہو یہ--- کلثوم نے اشارہ کیا---

رابی کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے--- اوہ اچھا--- شکریہ--- اس نے وہ چادر واپس شاپر میں ڈال دی---

---

وہ غسل خانے میں تھی جب اس کا موبائل بجا---

ہما۔۔۔ ہما۔۔۔۔ رابعہ نے آوازیں دیں لیکن کوئی جواب نہیں آیا شاہد وہ کمرے میں نہیں تھی ۔۔۔ جب تک وہ کپڑے بدلتی فون دس بار بج چکا تھا۔۔۔

اپنی سکرین پر ایک نامعلوم نمبر دیکھ کر ایک پل کو اس کے ماتھے پر شکن آئی۔۔۔ اور پھر فون دوبارہ بجا۔۔۔

ہیلو۔۔۔ رابی نے فون کان کے ساتھ لگایا

کیسی ہیں آپ؟ مردانہ آواز سن کر رابی نے کال کاٹ دی۔۔۔

فون دوبارہ بجا لیکن پھر اس نے نہیں اٹھایا اور نمبر بلاک کر دیا۔۔

اگلی دوپہر ایک نئے نمبر سے اسے کال آئی۔۔۔ وہی مردانہ آواز جو کل اسنے سنی تھی۔۔۔

رابعہ ۔۔۔ کال مت کاٹنا۔۔۔ اور شاید یہی وہ وقت تھا جو رابی کو اسکی بربادی کی طرف لیے جارہا تھا۔۔۔

اگلی دوپہر ایک نئے نمبر سے اسے کال آئی۔۔۔ وہی مردانہ آواز جو کل اسنے سنی تھی۔۔۔

رابعہ ۔۔۔ کال مت کاٹنا۔۔۔ اور شاید یہی وہ وقت تھا جو رابی کو اسکی بربادی کی طرف لیے جارہا تھا۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے کال نہیں کاٹی تھی --

میرا نام عمیر ہے---

میں کسی عمیر کو نہیں جانتی--- آپ نے شاید غلط نمبر ملا لیا ہے---

نہیں میں نے بالکل صحیح نمبر ملایا ہے --- آپ رابعہ ہو جو انٹرنیشنل کامرس کالج میں پڑھ رہی ہو تھرڈ ایئر میں---

رابعہ کو لگا کہ اس کے کانوں میں گھنٹیاں بج رہی ہیں -- آپ مجھے کیسے جانتے ؟

جنہیں چاہا جائے ان کے بارے میں ہر چیز معلوم ہو ہی جاتی ہے---

رابی رابی--- ہما کی آواز سے رابی نے ایک دم کال کاٹ دی اور نمبر بلاک کر دیا---

ہمم--

کیا ہوا رابی تم اتنا ڈری ہوئی کیوں ہو---؟

وہ-- کچھ نہیں -- ڈری ہوئی کہاں ہو؟ تم آواز ہی ایسے دے رہی ہو جیسے پتا نہیں کیا ہوگیا ہو--

وہ نا میں گلی کے نکڑ والے گھر میں گئی تھی --- ہما بیڈ پر بیٹھ گئی--

امی نے جانے دیا -- رابی کو حیرانی ہوئی کیونکہ انہیں یونہی کسی گھر میں جانے کی اجازت نہیں تھی چاہے وہ ان کے اپنے ہی رشتہ دار کیوں نہ ہوں---

امی بھی ساتھ گئی تھی---

اوہ اور میں گھر میں بالکل اکیلی--- اندر واش روم سے تمہیں آوازیں لگا رہی تھی-- کوئی پیچھے سے گھر میں گھس جاتا تو--- رابی کے رونگٹے کھڑے ہوگئے--

امی پاگل تھوڑی ہیں--- میں آئی تھی تمہیں بھی بلانے لیکن پانی کی آوازیں آرہی تھی اور ہمیں پتا ہے کہ تم غسل کے وقت کوئی دس بالٹی پانی تو استعمال کرتی

ہی ہو جلدی باہر نہیں آنے والی اس لیے ہم تمہیں باہر سے تالا لگا کر گئے تھے مین گیٹ پر۔۔۔ ہما مزے سے بتا رہی تھی۔۔

کیا۔۔۔ اور خدانخواستہ کہیں شارٹ سرکٹ ہو جاتا یا پھر زلزلہ آجاتا میں کہاں جاتی۔۔ رابی نے کہا

کیا یار۔۔۔ ہوا تو نہیں نہ ایسا کچھ۔۔۔ چھوڑو یہ دیکھو۔۔۔ وہ آنٹ نے آج کل گھر میں کپڑے رکھے ہیں بیچنے کے لیے۔۔۔ تو وہی دیکھنے گئے تھے یہ میرا ہے مسٹرڈ کلر پر کالے رنگ کے کام والا کرتا دیکھنے میں بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔ اور یہ تمہارا۔۔۔ کالے رنگ پر سرخ کام تو جیسے اس فراک پر چار چاند لگا رہا تھا۔۔

واہ یہ کس نے پسند کیا۔۔۔ ؟ رابی نے ایک دم سے فراک اپنے ساتھ لگایا۔۔

اور کون کر سکتا ہے--؟ امی نے کیا--- تمہیں معلوم تو ہے کہ امی تمہاری پسند سے اچھے سے واقف ہیں--- ہما نے کہا

کوئی شک نہیں آج تک کوئی ایسی چیز ہی نہیں جو امی نے لائ ہو اور مجھے پسند نہ آئی ہو--- رابعہ نے کہا--

---

رابی تم چل رہی ہو نا ٹرپ کے ساتھ--- ماہم نے پوچھا

نہیں یار ہمیں اکیلے کہیں آنے جانے کی اجازت نہیں۔۔۔ ابو نہیں مانیں گے۔۔۔ رابی نے رجسٹر کا صفحہ موڑا۔۔۔

تم ہمیشہ منع ہو جاتی ہو۔۔۔ تم نے پوچھا ان سے؟ ماہم نے کہا

نہیں کبھی پوچھا نہیں لیکن مجھے معلوم ہے پوچھنے کا فائدہ نہیں کوئی۔۔۔ وہ پھوپھو کے گھر کبھی رات پر نہیں بھیجتے تو۔۔۔ رابی نے کہا

وہ الگ بات ہے۔۔۔ ہم کوئی رات تو نہیں رکنے والے۔۔۔ تقریباً ساری کلاس ہی جا رہی ہے اور اکیلے تھوڑی جا رہے ہیں ٹیچرز بھی جا رہی ہیں۔۔۔ آئی بڑی تم انتہائی شریف زادی۔۔۔ ماہم نے اس سے رجسٹر لیا

رابی نے غصے اور بے بسی کے ملے جلے تاثرات سے اسے دیکھا۔۔۔ اچھا میں پوچھوں گی اگر ڈانٹ پڑی نا تو تمہاری میری دوستی ختم۔۔۔ رابی نے کہا

تم ڈٹ جانا اپنی بات پر۔۔۔ تھوڑی ضد کرنے میں کیا حرج ہے۔۔۔ ایک دو وقت کا کھانا چھوڑ دینا خود مان جائیں گے۔۔۔ ماہم نے آنکھ ماری

رابعہ مسکرا دی

ابو۔۔۔ رابعہ دروازے پر کھڑی تھی

آؤ رابی اندر۔۔۔ جمیل خان نے ٹی وی بند کیا جس پر خبریں چل رہی تھی۔۔۔ فردوس بھی پاس بیٹھی الماری میں کپڑے ڈال رہی تھی۔۔

ابو ہمارا ٹرپ جارہا ہے مری---

اچھا--

اس بار میں بھی جاؤں--

یہ عید پر تو ہم سب گئے تھے مری اب دوبارہ جانے کی کیا ضرورت ہے-

وہ اور بات تھی نا ابو-- یہ سب کلاس کی لڑکیاں جا رہی ہیں ساتھ ٹیچرز بھی جا رہے--- رابی نے ہمت باندھی

تو جانے دو۔۔۔ آدھی رات تک لڑکیاں گھر سے باہر اچھی نہیں لگتی۔۔۔ جمیل صاحب کا لہجہ ذرا سخت تھا

آپ ہمیشہ ایسے کرتے ہیں۔۔۔ میرا بھی دل کرتا ہے آخر۔۔۔ میری سب دوستیں ایک دوسرے کے گھر جاتی ہیں پیپرز کی تیاری ساتھ کرتی ہیں اور ایک میں ہوں نہ مجھے ان کی طرف جانے کی اجازت ہے نہ ان کو میری طرف۔۔۔ آپ کو مجھ پر یقین ہی نہیں ہے ۔۔۔ رابی رونے لگی تھی۔۔۔

بات یقین کی نہیں حالات کی ہے۔۔۔ میں نے اپنے دوست کو زندہ لاش بنتے دیکھا ہے اس کی بیٹی کے غم میں۔۔۔ اس کے بھائی کا بچہ جو کہ اس کی بیٹی سے بیس سال بڑا تھا اس پر یقین کر کے وہ اسے کالج اس کے ساتھ بھیجتا رہا۔۔۔ اور ایک دن پتا چلا کہ اکثر وہ لڑکی کالج پہنچتی ہی نہیں ۔۔ بہت زیادہ سختی

کرنے پر اس نے بتایا کہ بھائی میرے ساتھ زیادتی کرتے ہیں اور سختی سے منع کیا ہے کہ اگر میں آپ کو بتاؤں گی تو وہ آپ سب کو نقصان پہنچائے گے۔۔۔ اس وقت وہ اپنی لاپرواہی پر ہاتھ ملتا رہ گیا کہ کیسے وہ کسی پر یقین کر گیا۔۔۔

جمیل خان نے کبھی اتنی بے باکی سے بات نہیں کی تھی اپنی بیٹیوں سے لیکن انہیں لگا کہ اسے سمجھانے کا کوئی اور طریقہ نہیں تھا۔۔۔

مجھے اپنی بیٹیوں پر یقین ہے لیکن زمانے پر نہیں۔۔۔ میری بیٹیوں کا ذہن اتنا معصوم ہے کہ کوئی بھی آسانی سے اسے شکنجے میں جکڑ لے۔۔۔ یاد رکھنا بیٹا ایک عورت کو ہمیشہ نامحرم کے مقابلے میں ایک سیسہ پلائی دیوار کی مانند ہونا چاہیے۔۔۔ یہی میرے اللہ کا حکم بھی ہے۔۔۔ اسی لیے تو میں نے فردوس سے بھی کہہ رکھا ہے کہ اگر آپ کا کوئی بھی کزن گھر میں آئے تو فردوس خود اس

سے ڈیل کرے۔۔۔ اور اس کی غیر موجودگی میں دروازے سے ہی لوٹادو چاہے وہ میرے بھائی کی اولاد ہی کیوں نہ ہو۔۔۔

وہ سب ٹھیک ہے ابو لیکن آپ ہما کو اس کے منگیتر سے بھی بات نہیں کرنے دیتے وہ تو ان کا ہونے والا محرم ہے نا۔۔۔ رابعہ نے کہا

آپ کے سوال میں ہی جواب ہے اس کا ہونے والا ہے نا ہوا تو نہیں ۔۔۔ جس دن وہ اس کا محرم بن کر اسے لے جائے گا رخصت کرکے تو اس دن سے میں تو کیا کوئی بھی اسے نہیں روکے گا کیونکہ اسے میرا رب یہ حق دے گا۔۔۔

رابی چپ چاپ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

اب یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ تمہارے ابو نے نہیں بھیجنا تو سیدھے سے کہہ دیں نا یہ کون سا جواب ہوا ۔۔۔ سوال گندم جواب چنا۔۔۔ ماہم نے ساری بات سننے کے بعد کہا۔۔۔ ہمارے ٹرپ میں کون سا غیر محرم ہے۔۔ لڑکیاں ہی تو جارہی ہیں۔۔۔ اس بات کا اس کہانی کے ساتھ کیا لنک؟

یار ابو بس ہماری بہت پرواہ کرتے ہیں اس لیے۔۔

تم چھوٹی بچی تو ہو نہیں کہ تمہیں اپنا اچھا برا پتا نہ ہو۔۔۔ اور ایک منٹ تمہاری پرواہ کرتے ہیں تو منع کر رہے جانے سے۔۔۔ تمہارا کیا مطلب ہے کہ ہمارے والدین ہماری پرواہ نہیں کرتے؟

میں نے ایسا کب کہا ماہم؟

چلنا ہے تو چلو نہیں چلنا تو تمہاری مرضی--- میں تو صرف اس لیے کہہ رہی تھی کہ تم کبھی گئی نہیں ٹرپ کے ساتھ -- نہ ہماری برتھ ڈے پارٹی میں آتی ہو--- نہ کہیں اور--- اتنا بھی کیا ہوا؟ ماہم نے ببل منہ میں ڈالی--

ارے ہاں یاد آیا وہ تم بتا رہی تھی پرسوں تمہیں کسی نے کال کی تھی--- واپس نہیں آئی کیا کال---

اس کے دونوں نمبر میں نے بلاک لسٹ میں ڈال دیئے تھے--- رابی نے کہا

لیکن کیوں؟ کم از کم پوچھنا تو تھا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا ماہم نے کہا--

وہ عجیب باتیں کر رہا تھا۔۔ رابی نے کہا

مجھے تو تم اور تمہاری فیملی کی باتیں عجیب لگتی ہیں۔۔۔ ماہم نے منہ چڑھایا۔۔۔

آج رابعہ کالج سے آکر کمرے میں چلی گئی تھی کھانا کھانے بھی نیچے نہیں آئی۔۔۔ فردوس نے جمیل صاحب کو بتایا

کیوں صحت ٹھیک ہے اس کی؟ جمیل صاحب ایک دم سے فکر مند ہو گئے۔۔

جی ابو بس ٹرپ پر جانے کی اجازت نہیں ملی تو وہ اداس ہے۔۔۔ ہما نے کہا

میں اس کی بھلائی کے لیے روک ٹوک کرتا ہوں۔۔۔

جمیل صاحب۔۔۔ اس میں حرج ہی کیا ہے ان کے ساتھ ٹیچرز بھی جا رہی ہیں۔۔۔ اب کلاس کی سب لڑکیاں جا رہی ہیں وہاں آپ اسے منع کریں گے تو اسے خوشی تو نہیں ہوگی۔۔۔ فردوس بیگم نے کہا

جی ابو ۔ جانے دیں نا۔۔ ویسے بھی جب تک آخری بچی کو لینے اس کے گھر والے نہیں آجاتے کوئی ٹیچر گھر نہیں جاتا ۔۔۔ آپ بے فکر رہیں ۔۔۔ ہما نے کہا

جمیل خان بغیر جواب دیے اٹھ کھڑے ہوئے

رابی۔۔۔ جمیل صاحب نے کمرے کے باہر سے آواز دی

ہما بھی ساتھ اٹھ آئ تھی تو اس نے دروازہ کھولا رابی نے رو رو کر آنکھیں سوجا رکھی تھیں۔۔

کھانے پر کیوں نہیں آئی۔۔۔

وہ ابو۔۔ بھوک نہیں تھی۔۔۔

دن سے بھوکی ہو اور بھوک نہیں ۔۔۔

رابی خاموش رہی۔۔۔

کب جا رہا ٹرپ۔۔؟

ہفتے کو۔۔

اچھا کتنے پیسے جمع کروانے ہیں۔۔۔ صبح مجھ سے لے جانا اور اپنا نام بھی لکھوا آنا۔۔۔

سچ میں ابو۔۔۔ رابی خوشی سے چیخی

ہاں لیکن ایک شرط ہے۔۔

بولیں ابو۔۔

پہلے آکر کھانا کھاؤ--- یہ کیا بات ہوئی کہ انسان کھانا ہی چھوڑ کر بیٹھ جائے---

---

دیکھا میں نے کہا تھا نا جب تم خود ہی اپنے حق سے دستبردار ہو جاؤ گی تو کوئی بھی تمہیں تمہارا حق نہیں دے گا--- ماہم نے کہا

مجھے تو یقین ہی نہیں آتا ابو مان گئے--- رابعہ نے کہا

وہ عمیر نے دوبارہ رابطہ نہیں کیا؟ ماہم نے دلچسپی سے پوچھا--

میں ان بلاک کروں گی تو کرے گا نا--- رابعہ نے فخریہ انداز میں کہا

تو کر دو--- ماہم نے کہا

پاگل ہو گئی ہو کیا۔ رابی نے اسے ہلکا سا تھپڑ لگایا---

اس میں پاگل کی کیا بات ہے--- کم از کم پوچھو تو صحیح اسے کام کیا ہے--
ماہم نے قہقہہ لگایا

رابی چھت پر کھڑی بارش کا نظارہ کر رہی تھی کہ اس کے دل میں ایک آواز گونجی---
جنہیں چاہا جائے ان کے بارے میں ہر چیز معلوم ہو ہی جاتی ہے--

کون ہے وہ لڑکا اور مجھے کیسے جانتا ہے۔۔۔ رابی کو تجسس ہوا۔۔ اس نے نمبر ان بلاک کیا۔۔۔ اقرا لکھ کر سیو کرنے کے بعد واٹس ایپ پر اس کا نمبر نکالا۔۔۔

پرکشش آنکھیں گہرائی سے بھرپور۔۔۔ کانوں کی لو کو چھوتے بال ۔۔۔ چہرے کے ساتھ لگی داڑھی۔۔۔ نفاست سے تراشی ہوئی مونچھیں۔۔۔ وہ کہیں سے بھی کسی ہیرو سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ لیکن رابی کے لیے وہ اجنبی تھا اس نے اس سے پہلے کبھی اسے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

بارش تیز ہو چکی تھی ۔۔۔ وہ اندر آئی اور اپنا موبائل چارج پر لگایا۔۔۔ اور کتاب لے کر بیٹھ گئی۔۔۔ حیرت تھی آج اس کا دل کتاب میں نہیں لگ رہا تھا اس کے سامنے وہ شکل گھوم رہی تھی۔۔۔ اچانک اس کا فون بجا۔۔۔ ہما وہیں ٹیبل کے

پاس تھی۔۔۔ اس نے موبائل کی طرف دیکھا۔۔۔ رابی نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

کسی اقرا کی کال ہے۔۔۔ اٹھاؤں؟

نہیں ۔۔ رابی ایک دم سے بولی وہ بہت باتونی ہے میں ابھی ٹیسٹ کی تیاری کر ہی ہوں سارا ٹائم ضائع ہو جائے گا۔۔۔ کال کاٹ دو۔۔۔ رابی نے پہلی بار اتنی صفائی سے جھوٹ بولا تھا وہ خود حیران تھی۔۔۔ موبائل ایک بار پھر سے بجا لیکن ہما اب لیٹ چکی تھی۔۔۔

پلیز باہر جا کر بات کرنا میں سونے لگی ہوں کچھ دیر۔۔۔ہما نے سر کمبل میں ڈالا

اندھا کیا چاہے دو آنکھیں۔۔۔ لگتا ہے اٹھانی ہی پڑے گی کال ایسے یہ لڑکی نہیں مانے گی۔۔۔ رابی موبائل لے کر باہر نکل گئ۔۔۔ اب کی بار پہلی ہی گھنٹی میں کال اٹھالی گئی تھی۔۔۔۔

مجھے تو لگا تھا آپ کال نہیں اٹھائیں گی۔۔۔ وہی آواز۔۔۔ لیکن نا جانے کیوں آج رابی کو وہ آواز سن کر سکون آرہا تھا۔۔۔ شیطان نے جال ڈالا تھا خوبصورت جال جس میں وہ پھنس چکی تھی۔۔۔ اس کی آواز میں ایک سحر تھا۔۔۔

وہ ۔۔۔ میں آپ کو نہیں جانتی۔۔۔ آپ مجھے کیسے جانتے ہیں۔۔۔ آپ کی تصویر دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا کہ ہمارا تو کبھی آمنا سامنا بھی نہیں ہوا۔۔۔

تو جان جائیں گی آپ--- میں نے کہا تھا نا کہ جس کو چاہا جائے اس کے بارے میں ہر چیز معلوم ہو ہی جاتی ہے--- سالوں کی محنت ہے میری ---

رابی چپ رہی---

اور رہی بات سامنے کی تو ایک بات بتائیں آپ ٹرپ کے ساتھ مری جارہی؟

ہاں--- رابی کی دھڑکن تیز ہو گئی--

بس وہیں ہو جائے گا سامنا بھی---

رابی نے ایک دم کال کاٹ دی--- اس کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھیں--- کون ہے یہ جو ہر وقت مجھ پر نظر رکھے ہے--- رابی متجسس تھی---

وہ واپس آکر کمبل میں بیٹھ گئی--- اس سے بات کرتے ہوئے تو اسے پتا ہی نہیں چلا کہ کتنی سردی ہو رہی تھی--- ابھی کمرے میں آتے ہی وہ کانپ رہی تھی--- اس نے کچن کا رخ کیا تو فردوس بیگم کو وہاں پایا---

کیا کررہی ہیں امی؟

بیٹا چائے بنائی تھی سوچا بارش کا موسم ہے ساتھ پکوڑے بھی بنا دوں--- ہما کدھر ہے؟

مجھے دیں میں بنا دیتی ہوں پکوڑے--- وہ تو بستر میں سو رہی ہے---

اچھا یہ لو بناؤ--- دھیان سے بنانا ہاتھ نہیں جلا لینا--- میں ذرا باہر لاؤنج کی صفائی کر لوں--- بارش کی وجہ سے کام والی بھی نہیں آئی جمیل صاحب نے آتے ہی شور ڈال دینا ہے

ماہم تمہیں پتا ہے--- عمیر بھی مری آرہا--- رابعہ نے ماہم کو کہا جس پر وہ چونک گئی

کیا تم نے بات کی اس سے؟ تم نے ان بلاک کر دیا اسے؟

ہاں--- اور تمہیں پتا ہے پہلے میں نے اس سے شام میں بات کی مجھے اتنا اچھا لگا کہ رات کو ہم نے پھر بات کی پتا ہی نہیں چلا کب صبح ہوگئ--- رابعہ جیسے خیالوں کی دنیا میں تھی---

مجھے تو یقین نہیں آرہا رابی تم اور کسی لڑکے سے بات---

محبت تو انسانوں کی فطرت ہے نا ماہم --- میں بھی تو آخر ایک انسان ہوں---

محبت وہ بھی ایک ہی دن میں ماہم ہنسی--

ہونے کو تو محبت ایک نظر میں بھی ہو جاتی اک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے---

تم آج کچھ زیادہ ہی شاعرانہ باتیں کر رہی ہو ماہم ہکا بکا تھی۔۔۔ذرا سنبھل کر رابی۔۔۔اپنے گھر والوں کو جانتی ہو نا۔۔۔

اب سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کہاں ہے ماہم۔۔۔۔انجام کا کسے ڈر۔۔

اتنی بہادری ۔۔ ماہم نے تیوری چڑھائی تم رابی ہی ہو نا۔۔۔

رابی کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔

رابی آج کل زیادہ ہی کمرے میں نہیں رہنے لگی فردوس بیگم نے کہا

پڑھتی رہتی ہے امی--- ٹرپ کے بعد پیپرز ہونے والے ہیں اس کے--- ہما نے کہا

اچھا--- چلو میں نے بادام والا دودھ بنایا ہے ایک گلاس تمہارا اور ایک اس کا لے جاؤ کمرے میں اور تم بھی پڑھ لیا کرو ---

پڑھتی تو ہوں امی---

جانتی ہو نا تمہارا امتحان کے بعد نکاح ہے---

جی امی--

ہم نے سوچا ہے رابی کا بھی نکاح کر دیں ۔۔۔ چلو تمہاری رخصتی پہلے کر دیں گے۔۔۔ وہ بھی اگلے سال چودھویں کا امتحان دے دے تو اس کی رخصتی بھی کر دیں گے۔۔۔۔

نکاح۔۔۔ کس کے ساتھ امی؟

تمہارے دیور کے ساتھ۔۔۔ ویسے بھی وہ رابعہ کو بھی اپنی بیٹی بنانا چاہتے ہیں۔۔۔ دونوں بہنیں ایک ہی گھر میں جاؤ گی تو چلو دکھ سکھ میں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑی تو ہو گی۔۔۔ میں بھی مطمئن ہو جاؤں گی۔۔

آپ نے رابی سے پوچھا؟

وہ کیا کہے گی--- اس کا امتحان ہو جائے تو بتا دوں گی اس کو--- ایسے دھیان ذرا ادھر ادھر ہو جاتا ہے--- وہ تو ابھی صرف رشتہ ہی کرنا تھا لیکن تم لوگوں کے ابو نے فیصلہ کیا کہ نکاح ٹھیک رہے گا آخر کو بہن ہے تمہاری--- تمہارے گھر جانے سے اس کو روک تو نہیں سکتے نا--- اب جاؤ دودھ ٹھنڈا ہو رہا ہے اور رابی سے نہ ذکر کرنا ابھی---

اچھا ماہم میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں ہما کے آتے ہی رابی نے صفائی سے جھوٹ بولتے ہوئے بات بدلی---

رابی آج کل تم ہمیں بالکل لفٹ ہی نہیں کرواتی--- ماہم نے کہا

ایسا کچھ نہیں ہے ماہم رابی مسلسل موبائل میں گم تھی۔۔۔ کہ ٹیچر نے سب کو بس پر سوار ہونے کا کہا۔۔۔

وہ کہاں ہے ماہم نے کہا

کون رابی چونکی

عمیر اور کون؟

مری ۔۔۔

اوہ تو وہ پہلے سے ہی وہاں موجود ہے۔۔ لیکن تم اس سے مل تو نہیں سکو گی۔۔۔

پاگل ہوں جو ملوں--- وہ بس مجھے دیکھنا چاہتا دن بھر--- ہم بات نہیں کریں گے کوئی--- بات کرنے کے لیے یہ موبائل ہے نا---

اور تم اسے پہچانو گی کیسے؟

میں نے تو اسے دیکھا ہوا ہے--

کہاں-- ماہم چونکی

موبائل میں--- تصویر میں ویڈیو کال میں---

تم تو بہت تیز نکلی رابی--- ماہم کو دل ہی دل میں غصہ بھی تھا کیونکہ ہمیشہ وہ اپنے خاندان کے سامنے ماہم کے خاندان کو لبرل اور بے پرواہ دکھاتی تھی---

مری میں ان لوگوں نے بہت انجوائے کیا-- ماہم نے جب عمیر کو دیکھا تو اسے رابعہ سے جلن محسوس ہوئی--- ان لوگوں نے ایک دوسرے سے آمنے سامنے تو بات نہیں کی لیکن کلاس کی بہت سی لڑکیوں نے یہ بات محسوس کی تھی کہ رابعہ مسلسل موبائل استعمال کر رہی تھی--

---

آج رابی کا آخری پیپر تھا اور آج ہی ہما کے سسرال والے نکاح اور رخصتی کی تاریخ لینے بھی آنے والے تھے---

ارے واہ آج تو کوئی بہت چمک دمک رہا ہے--- رابی نے ہما کو آنکھ ماری

وہ شرما دی---

ویسے ہما تمہارے ہاتھ کی بریانی کھا کر تو وہ لوگ تمہیں آج ہی لے جائیں گے--- بھئ لڑکی تو بہت سگھڑ ہے ہمیں تو آج ہی رخصتی چاہیے--- رابی مسلسل اسے تنگ کر رہی تھی--

دیکھنا ایسا نہ ہو بریانی ادھر ہی رہے وہ قورمہ کھا کر مجھ سے پہلے تمہیں رخصت کر لیں ہما نے جواب دیا--- جسے رابی نے مذاق میں اڑایا---

تین اپریل کو دونوں بچیوں کا نکاح کر لیتے ہیں اور دس اپریل کو ہما کی رخصتی اور رابعہ کی رخصتی تو اس کے امتحان پر ہے --- حمید خان نے گلہ کھنگارا--

جیسے آپ کہیں جب امانتیں آپ کی ہیں تو جیسے آپ کا دل چاہے--- جمیل صاحب نے کہا

ویسے فردوس بھابھی آپ نے کھانا بہت اچھا بنایا ہے--- عائشہ نے کہا جو کہ حمید خان کی بیوی تھی

نہیں نہیں عائشہ کھانا میں نے نہیں ہما اور رابی نے بنایا ہے---

ماشاءاللہ بھابھی اس کا مطلب آپ کی بیٹیاں صرف کالج میں ہی نہیں گھر کے کاموں میں بھی لائق ہیں--- عائشہ نے کہا

جی الحمدللہ ایسا ہی ہے--- فردوس بیگم نے مسکراتے ہوئے کباب کی ڈش آگے کی---

اتنا تکلف کرنے کی ضرورت نہیں تھی بھابھی--- حمید خان نے کہا

ہما اور رابی بیٹا امی کے ساتھ جانا اور شاپنگ کر أنا شادی کی۔۔۔ نکاح کا جوڑا تو لڑکے والوں کی طرف سے آئے گا شادی کی شاپنگ کر آنا۔۔۔ جمیل صاحب نے کہا

مجھے تو لینا ہو گا ابو نکاح کا جوڑا ۔۔۔ ہما کا ادھر سے آئے گا میں بھی تو آخر کچھ پہنوں گی۔۔ رابی نے کہا

آپ دونوں کا ہی ادھر سے ہی آئے گا تین تاریخ کو نکاح ہے آپ دونوں کا۔۔
جمیل خان کے الفاظ بجلی بن کر رابی پر گرے۔۔۔

میرا نکاح۔۔۔ ابو کس کے ساتھ آپ نے مجھ سے پوچھا نہ بتایا ۔۔۔ تاریخ رکھ کر مجھے بتا رہے ہیں ۔۔۔ رابی رو پڑی

ہما کے دیور ولید کے ساتھ۔۔۔ اور اتنے غصے کی کیا بات ہے۔۔۔ جمیل خان نے کہا

میں نہیں کروں گی نکاح۔۔۔ رابی نے کہا

کیوں نہیں کرو گی۔۔۔ فردوس بیگم چلائی

کیونکہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں۔۔۔ چٹاخ۔۔۔۔ ایک زوردار تھپڑ رابی کے منہ پر رسید ہوا۔۔۔

بے شرم--- بالکل حیا نہیں ماں باپ کے سامنے کیسی بات کر رہی--- فردوس بیگم نے کہا

تو اور کس کے سامنے کروں--- اپ لوگوں نے ہی تو میرا رشتہ کرنا ہے میری شادی کرنی ہے اور کس کے سامنے جا کر بولوں--- رابی نے کہا

جو تھا بھول جاؤ کیونکہ تمہارا نکاح پکا ہوگیا ہے--- انکار کی گنجائش نہیں کیونکہ تمہاری بہن کی شادی بھی وہیں ہو رہی ہے --- جمیل صاحب نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا---

یہ میرا ٹھیکہ نہیں ہے--- مجھ سے پوچھ کر نہیں فکس کیا تھا رشتہ---- رابی نے کہا--

فردوس--- تم خود جانا اور ہما کو لے جانا جب تک نکاح نہیں ہوتا رابعہ اس گھر کی دہلیز پار نہیں کرے گی--- اور اگر ابھی بھی یہ بضد ہے تو سوچے کہ باپ کا قتل کرکے اس کو جانا ہوگا کیونکہ سماج میں خاندان میں تو ویسے ہی میں رسوا ہو جاؤں گا مجھے قتل کر کے یہ جو مرضی کرے--- اور میں بات کرتا ہوں ان لوگوں سے کہ ہما کے ساتھ ہی رابی کی رخصتی دے دیں گے--- دونوں بہنوں کو آسرا ہو جائے گا اور ویسے بھی وہ پہلے یہی چاہتے تھے اگر پڑھانا ہوا آگے انہوں نے تو پڑھا لیں گے اسے ورنہ ان کی امانت ان کی مرضی---- جمیل صاحب گھر سے جا چکے تھے اور فردوس بیگم سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی---

امی پانی ہما نے گلاس ماں کے آگے کیا---

رابی کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔

عمیر میرا نکاح طے ہوگیا ہے۔۔۔

ایسے کیسے رابی تم مناؤ نہ اپنے امی ابو کو۔۔۔

وہ کسی صورت نہیں مان رہے۔۔ عمیر میں صرف تم سے شادی کروں گی ورنہ میں مر جاؤں گی۔۔۔

مرنے کی بات مت کرو رابی۔۔۔ میرے بارے میں سوچو تمہیں کچھ ہوگیا تو میرا کیا ہوگا۔۔۔

تو میں کیا کروں عمیر---

ایک آخری بار پیار سے بات کر کے دیکھو شاید مان جائیں---

نہیں مانیں گے میں اچھے سے جانتی ہوں---

کوشش کرنے میں کیا ہرج ہے؟.

عمیر وہ اگر نہ مانے تو--- ہو سکتا ہے مجھ سے موبائل بھی لے لیں--- ابھی ہما اور امی مجھے تالا لگا کر بازار گئ ہیں---

اگر وہ نہ مانے تو کیا میرے ساتھ چلو گی---

کدھر--

کہیں دور--- جہاں ہم جا کر نکاح کر لیں گے--

لیکن عمیر---

اور کوئی راستہ نہیں ہمارے ایک ہونے کا--- وہ نہیں مانیں گے تو تمہاری شادی کسی اور سے کر دیں گے---

میں چلوں گی لیکن کیسے عمیر---

اگر وہ مان گئے تو تم سے موبائل نہیں لیں گے اگر دو تین دن تک رابطہ نہ ہوا تو میں سمجھ جاؤں گا کہ وہ نہیں مانے تو میں ے مہیں لینے آجاؤں گا---

لیکن میں کیسے آؤں گی عمیر--- میرے تو گھر سے نکلنے پر پابندی ہے---

تم گھر تیار ہو گی یا پارلر میں---

میں کیوں تیار ہوں گی عمیر--- رابی رو پڑی ---

گھر سے نکلنے کا یہی راستہ ہے--- تم بتاؤ---

جدھر سے ہما تیار ہوگی۔۔ وہ اکثر ایک پارلر کا ذکر کرتی ہے مین روڈ پر وہ پکا وہیں جائے گی۔۔۔

تو ٹھیک ہے ۔۔۔ تم لوگ جیسے ہی پارلر سے باہر آؤ گے میں تمہیں وہاں سے غائب کردوں گا۔۔۔ ان چند دنوں میں میں کہیں ہمارے رہنے کا بندوست کرلوں گا اور ہمارے نکاح کا بھی۔۔۔ نکاح ہوگیا اور ہم پکڑے بھی گئے تو کوئی کچھ نہیں کر سکے گا پھر۔۔۔۔

عمیر مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

ڈرو نہیں رابی۔۔۔ یہ تو اس صورت میں ہے کہ اگر وہ نہ مانے ہو سکتا ہے وہ مان جائیں۔۔۔

اچھا۔۔۔

رابی ڈرو نہیں حالات کیسے بھی ہوئے میں ساتھ ہوں تمہارے۔۔۔۔

عمیر لگتا ہے وہ لوگ آگئے۔۔۔ بعد میں بات کرتی ہوں اپنا خیال رکھنا۔۔

نکاح کی تاریخ تو بتادو وہ تو بھول ہی گیا۔۔۔

تین اپریل۔۔۔۔

یہ سوچ کر تیار ہونا کہ تم میری دلہن بننے جارہی ہو۔۔۔ عمیر ہنسا تھا

امی۔۔۔ ابو۔۔۔ ایک بار اس سے مل تو لیں۔۔۔ اس کا نام تک نہیں پوچھا۔۔۔

کیوں پوچھیں۔۔۔تک نہیں بنتا۔۔۔ جب ایک جگہ زبان دے دی ہے پھر جگہ جگہ چسکوں کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ فردوس بیگم نے کہا

ابو آپ نے مجھ اے پوچھ کر نہیں کیا یہ رشتہ۔۔۔

تم اتنی بڑی نہیں ہوئی کہ اپنا اچھا برا سمجھ سکو جمیل صاحب بولے

اور اتنی بڑی ہوں کہ شادی کر لوں۔۔۔۔

رابی باپ کے آگے زبان نہ چلا۔۔۔۔ تجھے زندہ گاڑ دینا منظور ہے لیکن یوں خاندان والوں کے سامنے ذبان سے پھر کر ذلیل ہونا نہیں۔۔۔۔ اس لیے نہیں پال پوس کر بڑا کیا۔۔۔۔فردوس نے کہا

رابی یہ اپنے باپ کے بندھے ہاتھ دیکھ اور چپ چاپ نکاح کر لے۔۔۔

رابی روتے ہوئے کمرے میں بھاگ گئ۔۔۔

رابی۔۔۔ امی کہہ رہی ہیں اپنا موبائل دو۔۔۔ ہما نے کہا

وہ لگا ہے چارج پر--- رابی چپ چاپ بیڈ پر بیٹھی تھی---

رابی دیکھ امی ابو نے جو فیصلہ کیا ہے اچھا کیا ہے کتنا مزا آئے گا ہم دونوں بہنیں ساتھ رہیں گی ہمیشہ----

رابی نے خالی نظروں سے ہما کو دیکھا----

رابی--- نکاح کے کپڑے بھی رکھ لینا اور جیولری بھی کچھ بھی بھولنا مت کون لے کر آئے گا اگر کچھ رہ گیا--- ہما نے واش روم سے کہا--

اچھا--- رابی نے بال باندھے اور کپڑے لے کر بیٹھی--- پتا نہیں عمیر آئے گا یا نہیں--- رابی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے--

یہ سوچ کر تیار ہونا کہ تم میری دلہن بننے جا رہی ہو--- رابی مسکرا دی

رابی بیٹا -- فردوس بیگم اندر آئی---

جی امی--- رابی ایک دم کھڑی ہوئی

ہما کدھر ہے---

امی وہ واش روم میں---

اچھا بیٹا یہ لاکٹ سیٹ ہے تمہارا اور یہ ہما کا یہ بھی پہن لینا--- فردوس بیگم نے جیولری کے دو باکس رابی کے سامنے رکھے---

جی امی---

اور ہاں جلدی جاؤ اور وقت سے ہوٹل پہنچ جانا--- مہمان انتظار کر رہے ہوں گے ادھر---

جی امی--- رابی نے دھڑکتے دل سے جواب دیا

فردوس بیگم جاچکی تھی لیکن رابی دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی--- کیا میں ٹھیک کر رہی ہوں--- وہاں سب مہمان کن نظروں سے دیکھیں گے امی ابو کو---

لیکن--

اس میں میری کیا غلطی میں نے تو بہت کوشش کی تھی کہ وہ مان جائیں لیکن انہوں نے مجھے نہیں سمجھا۔۔۔ پتا نہیں وہ بعد میں مجھے معاف کر کے ہماری شادی کو قبول کریں گے یا نہیں ۔۔۔۔

ہما کی آواز سے رابی چونکی۔۔۔

چلیں۔۔۔

ہاں یہ امی نے دیا ہے تمہارا لاکٹ سیٹ۔۔۔

اچھا اپنے سامان میں رکھ لو وہاں چل کر پہن لوں گی۔۔۔

وہ دونوں تیار ہو چکی تھی-- واؤ ہمارے دلہے تو دیکھتے ہی رہ جائیں گے ہمیں--- ہما نے اپنا آپ آئینے میں دیکھتے ہوئے کہا---

چلیں رابی--- کریم بس پہنچنے والی ہوگی--- ہما باہر نکلی---

رابی نے بڑی چادر رکھی وہی چادر جو اسے کلثوم نے دی تھی---

اس پہر سڑک پر بہت چہل پہل تھی--- سائیکل-- بائیک-- گاڑیاں---

ہما گاڑی میں بیٹھی -- رابی جلدی آؤ--- لیکن رابی تو وہاں نہیں تھی--- وہ جسے رابی سمجھ رہی تھی وہ لڑکی جو اس کے پیچھے چل رہی تھی وہ تو کوئی اور تھی--- وہ گاڑی سے نیچے اتری اور واپس پیچھے کی طرف چلنے لگی----

پارلر تک گئی لیکن اسے رابی نہیں ملی ان کا یہی کہنا تھا کہ وہ تو یہاں سے اکٹھی ہی نکلی تھیں---

رابی کے پاس فون بھی نہیں تھا وہ لے جو لیا تھا انھوں نے--- اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا---

اس نے اپنے ابو کو کال کی --

ابو رابی نہیں مل رہی---

کیا مطلب؟

ابو ہم اکٹھے تیار ہو کر نکلے لیکن رابی اچانک غائب ہوگئی---

ایسے کیسے غائب ہو گئی---- میں آرہا ہوں---

انہوں نے سارے بازار میں ڈھونڈا لوگوں سے حلیہ بتا کر دریافت کیا لیکن کسی کو کچھ نہیں پتا تھا---

اس نے میرے جیسی چادر رکھی ہوئی تھی--- ہما نے اپنی چادر دکھائی---

نہیں باجی ایسی چادر والی کوئی لڑکی ہم نے نہیں دیکھی----

اسے اغوا تو نہیں کر لیا کسی نے--- جمیل خان نے کہا

کیا پتا ابو--

ہمیں پولیس کے پاس جانا چاہیئے---

صحیح کہہ رہے ہیں ابو چلیں---

آپ کی بہن شادی سے خوش تھی--- پولیس نے سوالات شروع کیے

جی خوش تھی ہم نے تیار ہو کر سیلفی بھی بنائی--- رات کو اس نے مجھ سے مہندی لگوائی کہ نکاح پر مہندی لگانا رسم ہے-- ہم اکٹھے پارلر سے باہر آئے آپ پارلر والی سے پوچھ لیں وہ بالکل مطمئن اور خوش تھی---

اچھا آپ نے گھر دیکھا کوئی زیور وغیرہ --- معاف کریں لیکن تحقیق ضروری ہے ---

جی ہمارے گھر میں اتنا زیور ہے ہی نہیں--- میری بیوی کا اس نے پہن رکھا ہے دو بچیوں کے لاکٹ سیٹ تھے جو ان کو صبح دیئے تھے ماں نے اور سسرال والوں کا زیور ہوٹل میں ان کے پاس ہے نکاح کے وقت پہنانا تھا انہوں نے---

وہ لاکٹ سیٹ---

وہ میرے پاس ہیں---- ہم نے جو جیولری لی تھی وہ پہننے کے بعد لاکٹ سیٹ کی جگہ نہیں تھی تو ہم نے سامان ایک ہی بیگ میں ڈالا تھا جو کہ میرے پاس تھا --- اسی میں ہم دونوں کا لاکٹ سیٹ ہے---

موبائل--

نہیں اس کے پاس موبائل نہیں تھا---

اچھا آپ کی باتوں سے تو لگ رہا ہے کہ یہ اغوا کا معاملہ ہے--- ہم کیس درج کر لیتے ہیں اور تحقیق شروع کرتے ہیں----

ہما کا رو رو کر برا حال تھا--- ہر طرف باتیں چل رہی تھی نکاح بھی فی الوقت ملتوی ہو چکا تھا

محلے والے بار بار ان کا دکھ بانٹنے آرہے تھے---

آپ سے پوچھ تاچھ کرنی تھی --- ان لوگوں کے بارے میں پولیس والے محلے میں پوچھ گچھ کر رہے تھے ---

کیسے لوگ ہیں یہ؟

بہت اچھے لوگ ہیں بہت ہی اچھے۔۔۔ سارے محلے میں انھی کا گھر ہے جہاں اگر ہم نے کہیں جانا ہو تو اپنی بچیوں کو چھوڑ کر جاتے ہیں۔۔۔

اچھا ان کی بیٹیاں کیسی ہیں۔۔؟

ان کی بیٹیاں بھی انھی جیسی ۔۔۔ یہ نہ ان کو فضول کہیں آنے دیں نہ جانے دیں ۔۔ اپنے کام سے کام۔۔۔ کبھی آوارہ پھرتے نہیں دیکھا ان کو۔۔۔ بس کالج جاتے نظر آتی تھی۔۔۔ ہما پھر ماں کے ساتھ محلے میں آتی جاتی تھی لیکن رابی وہ زیادہ گھر ہی رہتی تھی۔۔۔

کیمروں میں دیکھا جارہا تھا لیکن کچھ خاص سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ جمیل صاحب آپ ہما بی بی کو لے کر تھانے آئیں۔۔۔

انسپکٹر کوئی پتا چلا۔۔۔رابی کا۔۔۔ آج تین دن ہوگئے پتا نہیں کدھر ہے وہ۔۔۔

جی آپ آجائیں۔۔۔

آپ بتا سکتی ہیں کہ رابی نے کیسی چادر رکھی ہوئی تھی۔۔۔ کیونکہ جیسی آپ بتا رہی ہیں ویسی تو پارلر سے بھی باہر آپ کے علاوہ کوئی نہیں گئ وہاں کے لوگوں کا کہنا ہے۔۔

نہیں ہم نے ایک جیسی چادر ہی لی تھی۔۔۔

وہ تو نہیں پتا لیکن ایک لڑکی ہے جس کی مہندی آپ کی مہندی سے ملتی جلتی ہے--- یہ دیکھیں--- انہوں نے سی سی ٹی وی فوٹیج سے ایک تصویر ان کے سامنے کی---

ہما نے دیکھتے ساتھ ہی انگوٹھی اور مہندی پہچان لی---

ہاں یہ انگوٹھی اور مہندی رابی کی ہی ہے لیکن یہ چادر اس کی نہیں ہے---
کپڑے چادر میں چھپے ہیں کچھ حلیہ بھی سمجھ نہیں آرہا لیکن مہندی وہی ہے ---

یاد کریں ایسی چادر---

نہیں اس کے پاس نہیں تھی ایسی چادر--- اچانک ہما کو یاد آیا--- ایسی چادر اس نے تب پہنی تھی جب بارش تھی و اپنی دوست سے لے کر آئی تھی--- یہی چادر تھی وہ---

کون سی دوست--

کلثوم---

دیکھیں کیس تھوڑا کمپلیکس ہو رہا ہے--- کیونکہ اگر یہ وہی نکلتی ہے تو کیس کسی اور طرف جارہا ہے -- لہذا آپ اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں جو سمجھائیں کہ ایسے معاملے سوشل میڈیا پر نہیں اچھالے جاتے --- ہم اپنی طرف سے دن رات

ایک کر کے آپ کی بیٹی کو ڈھونڈ رہے ہیں اور وہ وہاں ٹرینڈ چلا رہے ہیں کہ رابی کو جلدی ڈھونڈا جائے۔۔۔ اغوا کاروں کا پتا چلایا جائے۔۔۔

جی۔۔ ہم کسی کو کیسے روک سکتے ہیں۔۔۔

آپ کوشش کریں۔۔ کیونکہ خدانخواستہ بدنامی آپ کی خود کی ہو گی۔۔۔

کلثوم۔۔۔

جی بھائی۔۔۔

پولیس والے آئے ہیں تم سے کچھ پوچھنے۔۔۔

کلثوم چادر میں خود کو چھپائے باہر آئی--

مس کلثوم-- آپ اس چادر کو پہچانتی ہیں--

جی یہ چادر میں نے رابی کو گفٹ کی تھی---

کیوں---

وہ ایک دن بارش میں وہ مجھ سے لے کر اوڑھ کر گئ تھی -- اگلے دن لے کر آئ تو میں نے کہا میرے پاس اور بھی ہیں یہ تم رکھ لو---

اس نے کبھی کہیں اور پہنی ہو یہ چادر--

نہیں وہ بڑی چادر نہیں رکھتی تھی---

اس نے کسی لڑکے کے بارے میں--

نہیں ہماری کوئی بات نہیں ہوئی--- میری نانو کی ڈیتھ ہوئی تھی ہم گاؤں تھے دو تین دن پہلے ہی آئے ہیں --- اور وہ کالج نہیں آئی ان دنوں---

کیوں---

کچھ پتا نہیں---

اچھا بہت شکریہ---

آپ ماہم سے پوچھ سکتے ہیں --- وہ اس کی بیسٹ فرینڈ ہے---

اس کا ایڈریس--

جی میں دیتی ہوں--- لیکن وہ لاہور گئی ہے شادی میں اپنی خالہ کی---

اچھا آپ ایڈریس دیں---

جمیل صاحب آپ نے رابی کا بیان دیکھا--

کون سا بیان---

جو اس نے فیس بک پر دیا--

نہیں--

یہ دیکھیں پڑوس کے ایک دوست نے اپنا موبائل سامنے کیا---

میرا نام رابعہ جمیل خان ہے--- آج کل سوشل میڈیا پر یہ ٹرینڈ چل رہا ہے کہ مجھے اغوا کیا گیا ہے ایسا کچھ نہیں ہے میں اپنی مرضی سے آئی ہوں-- اور میں نے عمیر سے نکاح کیا ہے--- میں نے اپنے والدین کو بھی بتایا تھا اس بارے میں کہ میں عمیر سے شادی کرنا چاہتی ہوں لیکن امی نے مجھے مارا اور زبردستی میرا نکاح بہن کے دیور سے طے کر دیا--- میرے پاس اور کوئی آپشن نہیں تھا میرا موبائل بھی مجھ سے چھین لیا تھا -- اگر ابو امی تک یہ بات پہنچے تو میں کہوں گی کہ میں نے کوئی غلط قدم نہیں اٹھایا آپ مجھے معاف کردیں اور دل سے قبول کر لیں کیونکہ ہمارا نکاح ہو چکا ہے----

جمیل خان کو کانوں میں سائیں سائیں کی آواز نے لگی اور وہ زمین پر گر پڑے

جمیل صاحب آپ کی بیٹی کی ایک سہیلی ہے ماہم--- انسپکٹر نے کہا

جی ہے--- ہم جانتے ہیں اسے--

اس نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ وہ عمیر نام کے لڑکے کے ساتھ رابطے میں تھی اور اسے پسند کرتی تھی---اور آپ نے ہم سے یہ بات بھی چھپائی کہ پہلے اس کے پاس موبائل فون تھا جو آپ نے اس سے لے لیا تھا---

نہیں چھپائی نہیں --- وہ جس وقت وہ غائب ہوئی اس وقت اس کے پاس موبائل نہیں تھا وہ تو ہم نے پہلے ہی لے لیا تھا اس سے---

دیکھیں ایک بات تو کنفرم ہے یہ اغوا کیس نہیں ہے وہ خود اپنی مرضی سے گئی ہے--- آپ کی بیٹی کی اور اس کی چادر ایک جیسی تھی لیکن وہ اپنے ساتھ وہ

چادر لے کر گئی کہ جس میں وہ سر سے پاؤں تک چھپ سکے۔۔۔ اور جو اس نے ویڈیو بیان دیا۔۔ اس کے بعد یہ بات یقیناً کہی جاسکتی کہ آپ کی بیٹی اپنے پسند کے بندے کے ساتھ بھاگ گئی۔۔۔

چونکہ وہ نکاح کر چکے ہیں تو ہم اب اس کو گرفتار نہیں کرسکتے۔۔۔ یہ کیس ادھر ختم ہوا۔۔

جمیل صاحب نے پاس موجود کرسی کا سہارا لیا۔۔۔ بڑی مشکل سے گاڑی تک پہنچے۔۔۔

اللہ ایسی اولاد کسی کو نہ دے۔۔۔ بیچارہ معزز آدمی تھا سر جھک گیا۔۔ انسپکٹر نے پانی کا گلاس منہ سے لگایا۔۔۔

تو کیا کہا پولیس والوں نے اغوا کا معاملہ ہے یا پھر بھاگ گئی--- محلے والے جمیل خان کے دروازے پر استقبال کو کھڑے تھے---

جمیل خان چپ چاپ گھر میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا--

لٹکا چہرہ بتا رہا ہے کہ بھاگ گئی--- سب ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے کہ گھر سے ایک ہی چیخ و پکار اٹھا---

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جمیل صاحب---

میں ٹھیک کہہ رہا ہوں--- مر گئی ہے رابی--- -

فردوس اونچا اونچا رو دی تھی۔۔

آج کے بعد کوئی بھی رابی کا نام نہیں لے گا اس گھر میں۔۔۔ جمیل خان نے کہا اور دیوار کا سہارا لے کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔

بے شک انسان کو سب سے زیادہ تکلیف اس کی اولاد سے ہی ملتی اور اور سب سے زیادہ خوشی بھی۔۔۔

رابی۔۔ کیا ہوا تم یوں اداس کیوں کھڑی ہو؟ عمیر نے رابی کو اپنے حصار میں لیا تھا

وہ عمیر۔۔ گھر کی یاد آرہی ہے بہت۔۔۔ رابی نے روتے ہوئے کہا

میرے ہوتے ہوئے

آپ ہر روز دن میں تین چار مرتبہ اپنے گھر سے ہو کر آجاتے ہیں۔۔۔ مجھے تو آپ نے کہہ دیا کہ میں ویڈیو بنا کر فیس بک پر ڈال دوں لیکن آپ خود اس ویڈیو میں نہیں آئے۔۔۔ آپ نے کہا کہ ابھی گھر میں نہیں بتایا ہوا۔۔۔ کب بتائیں گے۔۔۔ آج دو ہفتے ہو گئے ہمارے خفیہ نکاح کو۔۔۔ رابی نے کہا

یار بتایا ہے نا پہلے امی گاؤں گئ تھی کسی جنازے پر۔۔۔ پھر آج کل مہمان آئے ہوئے ہیں کچھ ان کے سامنے نہیں کر سکتا بات۔۔۔ عمیر نے کہا

رابی نے کوئی جواب نہیں دیا---

کیا ہوگیا ہے رابی موڈ ٹھیک کرو نا--- عمیر نے کہا

اچھا تھوڑا وقت گزرنے دو ابھی تمہارے گھر والے غصے میں ہوں گے--- مجھے پورا یقین ہے کہ ایک نا ایک دن وہ تمہیں ضرور معاف کر دیں گے پھر ہم چلیں گے ان کے پاس---

رابی نے چمکتی آنکھوں سے عمیر کو دیکھا---

چلو اب منہ ہاتھ دھو کر اچھا سا تیار ہو کر روم میں آجاؤ--- میں انتظار کر رہا ہوں--- عمیر نے رابی کو آنکھ ماری---

ہائے محبت۔۔۔ وہ دیوانہ وار ہنستی مسکراتی تیار ہو کر اپنے شوہر کی آغوش میں چھپ گئی۔۔ وہ شوہر کہ جو اپنی تسکین کے لیے اس کے پاس آتا دو تین دن بعد انہیں اکٹھے کھانا نصیب ہوتا اور پھر سے وہ اپنے گھر چلا جاتا۔۔۔ یہ گھر اس نے کرائے پر لیا تھا۔۔۔ گھر کیا تھا ایک کمرہ کچن اور باتھ روم۔۔

ابو۔۔۔ ہما نے چیخ کر اپنے والد کو آواز دی جو کہ مصلے سے نیچے گرے ہوئے تھے۔۔۔

کیا ہوا ہما۔۔۔ فردوس بھاگتی ہوئی آئی جمیل خان بے ہوش پڑے تھے ایمبولینس کو کال کر کے بلانے کے بعد وہ انہیں ہسپتال لے گئے۔۔۔

اولاد کا غم کتنا بڑا ہوتا ہے--- جمیل خان صاحب جن کی بیٹی پندرہ دن پہلے تین اپریل کو اپنے نکاح والے دن بھاگ گئی تھی اور کچھ دن پہلے ویڈیو پیغام کے ذریعے اس نے اپنے نکاح سے آگاہ کیا تھا اس کی وجہ سے ان کی دوسری بیٹی کا رشتہ بھی ٹوٹ گیا تھا آج دل کی تکلیف کے باعث ہسپتال میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں-- ان کے لیے دعا کی اپیل کی جاتی ہے---

ایک پوسٹ رابی کی نظر سے گزری تو اس کے جسم۔سے جان ہی نکل گئی---

ابو--- چیخیں حلق میں ہی اٹک گئیں---

کمنٹس میں اس نے ہسپتال کا پوچھا--- یہ نیا موبائل نیا نمبر-- نئ پہچان---

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

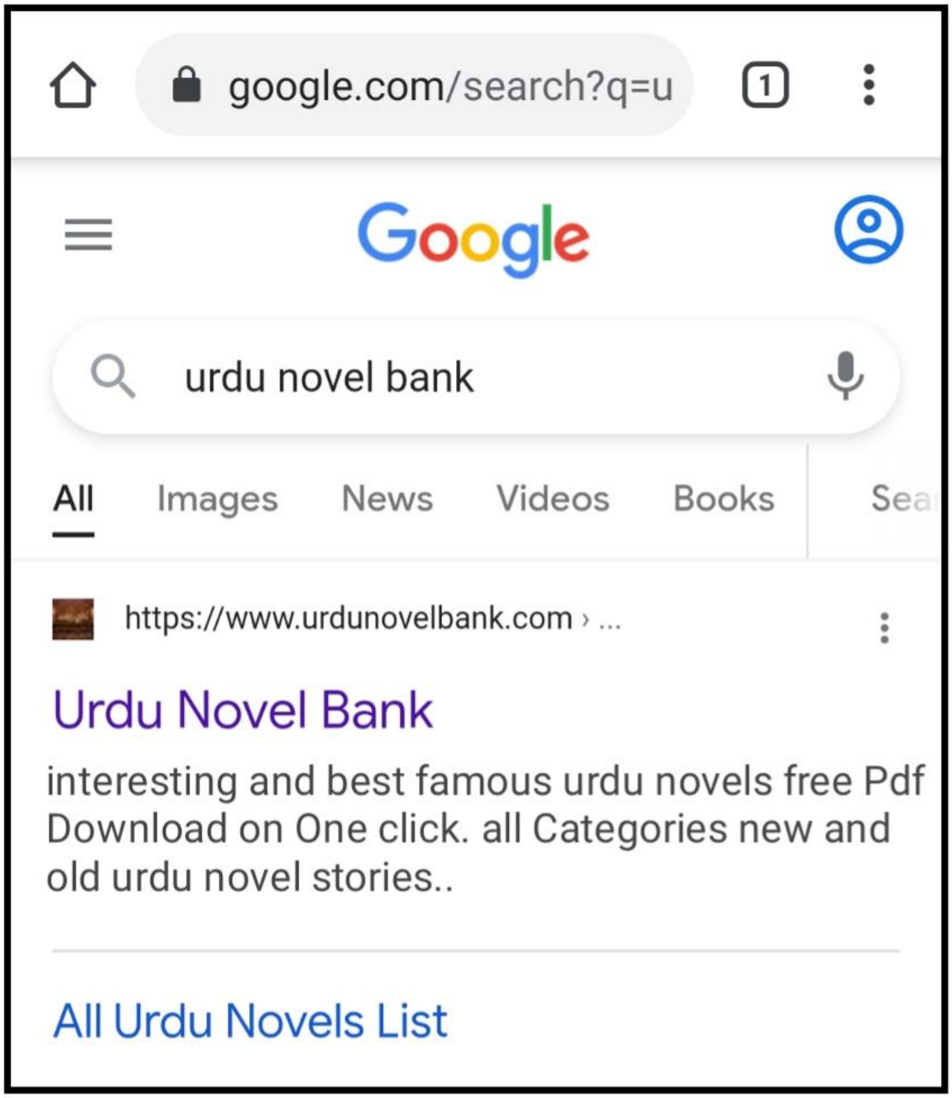

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

لوگوں کے کمنٹس اس نے پڑھنا شروع کیے---

لعنت ہے ایسی اولاد پر--- بیچاری دوسری بہن کا کیا قصور اس کی تو ساری زندگی ہی خراب ہوگئی اور وہاں وہ اپنے عاشق کے ساتھ گلچھرے اڑا رہی ہوگی اور باپ بیچارہ وینٹیلیٹر پر---

توبہ ہے-- وہ بیچارہ تو اسے اغوا کا معاملہ کہہ رہا تھا کہ بیٹی نے آکر پیغام دیا کہ وہ اپنی مرضی سے بھاگی ہے--- ذرا اپنے نام نہاد شوہر کی شکل بھی دکھا دیتی---

رابی نے موبائل نیچے کیا--- کتنا بڑا قدم اٹھا لیا تھا اس نے گھر کی دہلیز پار کرکے-- اور جس کے لیے اٹھایا تھا وہ تو مزے سے اپنی فیملی کے ساتھ شادی

اٹینڈ کر رہا تھا اس مشکل ترین وقت میں وہ اس کے پاس موجود نہیں تھا۔۔۔ اور سب اسی کو کوس رہے تھے کسی نے عمیر کو برا بھلا نہیں کہا۔۔۔

اچانک کسی نے اس کے کمنٹ کا جواب دیا۔۔۔ جس میں ہسپتال کا نام اور پتا لکھا تھا۔۔۔

وہ اٹھی وہی بڑی چادر رکھی گھر کی دہلیز پر پہنچی تو اسے عمیر کی بات یاد آئی جب تک میں نہ کہوں گھر سے باہر مت نکلنا۔۔۔ اور ساتھ ہی اپنے باپ کا وجود نظر آیا جو نالیوں میں جکڑا ہوا تھا۔۔۔

اس نے ایک بار پھر دہلیز پار کی۔۔۔ پہلے بھی وجہ محبت تھی اور اب بھی وجہ محبت ہی تھی۔۔۔

وہ ہسپتال پہنچ چکی تھی--

ہما کو ٹہلتے دیکھا تو وہ بھاگی بھاگی اس کے پاس گئی---

ہما ابو کیسے ہیں؟

جیسے بھی ہوں رابی یہاں سے دفع ہو جاؤ---

ہما

رابی کیا لینے آئی ہو اب یہاں --- چلی جاؤ ادھر سے---

میرے ابو کس حالت میں ہیں اور تم کہہ رہی جاؤ۔۔۔

ابو؟ تم جیسی لڑکیاں ہی ہوتی ہیں کہ جن کی ناجائز حرکات کے بعد لوگ دعائیں کرتے کہ اللہ انہیں بیٹی نہ دے اور اگر دے تو شرم پردے والی۔۔۔ ہما نے ایک طمانچہ رابعہ کے چہرے پر لگایا تھا۔۔۔

ہما۔۔۔ مجھے ابو سے ملنے دو۔۔۔ رابعہ نے ہما کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے۔۔

کبھی نہیں۔۔۔ کیا چاہتی ہو جو ان کی تھوڑی بہت سانسیں ہیں وہ تمہارے گندے ناپاک وجود کو دیکھ کر اکھڑ جائیں۔۔۔ یہ ہسپتال ہے۔۔ تماشہ نہ کھڑا کرو اور نکلو یہاں سے اس سے پہلے امی تمہیں دیکھ لیں۔۔۔

ہما ایک بار ابو کو دیکھنے دو --- باہر سے دیکھوں گی--- ہما پلیز رابعہ آگے بڑھی تھی لیکن ہما نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا تھا--

یہ حق تمہارا دہلیز پار کرتے ہی چھن چکا ہے--- تم ہمارے لیے 3 اپریل کو مر چکی تھی رابعہ--- تم تو کب کی مر چکی ہو-- ہما نے اسے جھنجھوڑا تھا--

میرا جیتا جاگتا وجود-- میں زندہ ہوں آپ لوگ کیسے -- رابعہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی---

رابعہ اب رونے کا کیا فائدہ --- یہاں سے جاؤ-- ابو تو اس حالت میں ہیں ہی اگر امی کو تمہیں دیکھ کر کچھ بھی ہوا تو میں کبھی نہیں چھوڑوں گی تمہیں -- ہما نے رابعہ کا ہاتھ پکڑ کر ایمرجنسی وارڈ سے باہر نکالا تھا---

وہ وہیں دیوار سے ٹیک لگائے چوکھٹ پر بیٹھی رو رہی تھی--- یہ کیا گناہ ہو گیا مجھ سے .... اللہ مجھے معاف کر دے---

لیکن شاید ماں باپ کا دل دکھانا اتنا بڑا گناہ ہے کہ اللہ بھی مجھے معاف نہیں کرے گا--- سر زانوں میں رکھے وہ رو رہی تھی اسے پتا بھی نہیں چلا کہ اس کی ماں اس کے پاس سے گزر کر اندر جاچکی تھی-- وہ ماں جس سے ملنے کو وہ ایک مہینے سے تڑپ رہی تھی--- وہ ماں جس کی گود میں سر رکھ کر اسے وہ سارے مسائل بھول جاتے تھے جو اسے پریشان کریں---

روتے روتے وہ گھر میں داخل ہوئی تھی کہ اسے دروازہ کھلا ملا۔۔۔ اپنے ہم سفر کو سامنے کھڑا دیکھ وہ بھاگ کر اس کے سینے سے لگ گئی اور بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔

عمیر نے اسے بازو سے پکڑا اور پیچھے دھکیلا۔۔

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

کہاں سے آرہی ہو منہ کالا کروا کر۔۔

رابی نے نفی میں سر ہلایا وہ اتنا رو رہی تھی کہ اسے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

میں نے منع کیا تھا گھر سے باہر قدم نہ رکھنا پھر کس یار سے ملنے گئ تھی۔۔۔

رابی کے لیے زمین آسمان تنگ ہو چکے تھے۔۔۔

وہ ابو۔۔۔ ابو ہسپتال میں۔۔

بہانے نہ بناؤ تم میں اتنی ہمت ہے کہ تم۔اپنے باپ کا سامنا کر سکو۔۔۔

میرا یقین کریں۔۔

کیسے یقین کروں --- تم چند مہینے مجھ سے بات کر کے میرے ایک اشارے پر اپنے ماں باپ کو چھوڑ آئی تمہارے جیسے کردار کی لڑکی کا یقین بھلا کیسے کروں--- عمیر چیخا---

عمیر--- رابی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

عمیر اتنا گھٹیا الزام--- رابی نے عمیر کو کالر سے پکڑا

عمیر نے زور سے رابی کا ہاتھ جھٹک دیا اور باہر نکل گیا---

عمیر--- رابی دروازے تک اس کے پیچھے بھاگی لیکن وہ گاڑی سٹارٹ کر کے جا چکا تھا---

پتا نہیں ابو کی کیا حالت ہوگی۔۔۔ رابی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔

فیس بک پر ہر جگہ لوگ اسے بددعائیں دے رہے تھے برا بھلا کہہ رہے تھے۔۔۔

کیوں سب عورت کو ہی قصوروار قرار دیتے ہیں ۔۔۔ اسے بھگانے والے مرد کو کوئی کچھ کیوں نہیں کہتا کیا وہ قصوروار نہیں ہے۔۔۔ رابی نے غصے سے ایک گروپ میں پوسٹ کی۔۔۔

بی بی وہ لڑکا اسے گھر سے آکر نہیں بھگا کر گیا۔۔۔ وہ پارلر سے اس کے ساتھ گئی تھی۔۔۔وہ چاہتی تو اپنے باپ کی عزت کی خاطر خاموشی سے نکاح کر لیتی۔۔۔۔ ایک لڑکی کا کمنٹ تھا یہ۔۔۔

رابی نے جواب دیا۔۔ آپ شادی شدہ ہیں؟

نہیں۔۔ اس نے کہا

اگر آپ کسی کو پسند کرتی ہیں اور آپ کے ماں باپ کسی صورت آپ کی اس سے شادی نہیں کروا رہے تو کیا آپ چپ چاپ کسی اور سے شادی کر لیں گی۔۔۔

لڑکی خاموش تھی۔۔۔

صحیح کہہ رہی ہیں آپ مرد کو کوئی کچھ نہیں کہتا لہذا عورت کو اپنا دامن بچا کر چلنا چاہیے کہتے ہیں نا عورت سفید چادر کی مانند ہے ایک بار لگا داغ اس کو میلا کر دیتا ہے--- ایک اور کمنٹ--

جتنے بھی کمنٹ آتے رہے وہ خود کو کٹہرے میں قصوروار جان رہی تھی---

اگر اس کا باپ اس کی وجہ سے مر جائے تو پھر کیا کہیں گی آپ--- اس کمنٹ سے اس کی جان ہی نکل گئی تھی---

وہ اتنی پریشانی میں تھی کہ وہ دروازہ بند کرنا تو بھول ہی گئی تھی---

کیسی ہیں بھابھی۔۔۔ اس آواز پر اس نے سر اٹھایا یہ نومی تھا عمیر کا دوست جو ان کے نکاح کا گواہ بنا تھا۔۔۔

آپ اندر کیسے آئے۔۔رابی نے ایک دم سے دوپٹہ سر پر لیا

دروازہ کھلا تھا بھابھی۔۔۔ لیکن آپ کیوں رو رہی ہیں کیوں پریشان ہیں۔۔ عمیر کہاں ہے؟

وہ۔۔ مجھ سے ناراض ہو کر چلے گئے ہم درد سمجھ کر رابی نے اسے ساری بات بتا دی۔۔۔ آپ عمیر کو کہیں نا کہ میں ایسی نہیں ہوں۔۔

عمیر نے بہت غلط کیا۔۔ میں اس کو یہاں بلاتا ہوں پھر آپ اس سے بات کلیئر کر لینا۔۔۔نومی نے کال ملا کر سپیکر پر رکھی۔۔

ہاں نومی بولو۔۔

عمیر کدھر ہے یار۔۔

میں اپنے گھر۔۔

وہ یار بھابھی سے ملنا تھا میری منگیتر نے ۔۔

ہاں تو وہ گھر ہی ہے لے جاؤ۔۔

ایسے اکیلے مناسب نہیں ہے تم بھی آجاؤ--

اچھا دیکھتا ہوں--

لیں بھابھی آپ کا کام ہوگیا--- اسی خوشی میں ٹھنڈا گلاس پانی کا پلا دیں---

جی ابھی لائ رابی خوشی خوشی کچن میں چلی گئ--- وہ پانی لے کر آئ تو وہیں قدم جم گئے نومی نے شرٹ اتاری ہوئی تھی اور وہ دروازہ لاک کر رہا تھا---

یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟ رابی چیخی

نومی نے جھپٹ کر اسے پکڑا اور دوپٹہ دور پھینکا وہ کسی چڑیا کی طرح پھڑپھڑا رہی تھی۔۔۔

صرف چند لمحے اور نومی اس کو زخمی چھوڑ کر مکروہ مسکراہٹ کے ساتھ شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا۔۔ اس کی عزت ان چند لمحوں میں کپڑوں کی مانند تار تار ہو چکی تھی۔۔۔ تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔ رابی نے فوراً بیڈ شیٹ اپنے گرد لپیٹی ۔۔۔

نومی نے دروازہ کھولا تو عمیر اندر داخل ہوا۔۔۔

عمیر کو دیکھ کر رابی کے بے جان وجود میں جیسے جان آگئی تھی وہ بھاگتی ہوئی اس سے لپٹ گئی۔۔۔ عمیر۔۔۔۔ نومی نے۔۔۔

عمیر نے اسے پیچھے جھٹکا۔۔۔ اپنا ناپاک وجود مجھ سے دور کرو۔۔ میں جمعہ پڑھنے جارہا ہوں۔۔

یہ لے عمیر تیرے پیسے جتنا تو نے بتایا تھا یہ اس سے زیادہ مزیدار تھی۔۔۔ نومی نے چند ہزار عمیر کے ہاتھ میں رکھے اور چلا گیا۔۔۔

آپ ایسے کیسے کر سکتے ہیں عمیر۔۔۔ آپ کی منکوحہ ہوں میں۔۔۔ رابی نے عمیر کو طمانچہ مارا

کون سی منکوحہ--- وہ جن کاغذات پر تم نے دستخط کیے تھے وہ جھوٹے تھے---

وہ نکاح خواں جھوٹا تھا میرا ایک دوست تھا وہ مولوی ٹائپ لگتا ہے نا دکھنے میں تو مجھے لگا نکاح اچھا پڑھالے گا---

رابی کا سر گھوم رہا تھا چوٹ پر چوٹ----

مطلب میں تمہاری بیوی نہیں--

بالکل --- تم میری بیوی نہیں ہو----

رابی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں-- تو وہ قربت جسے میں آج تک حلال سمجھ رہی تھی وہ--

وہ حرام تھی--- زنا تھا رابی جان--- عمیر کی مسکراہٹ سے رابی کو شدید چڑ ہوئی----

اور سنو حلیہ ٹھیک کرلو ---شام کو میرا ایک دوست آئے گا---اور کوئی بھی احتجاج کیا یا کچھ تو میں تمہاری ساری ویڈیوز وائرل کردوں گا --- پھر اگر تمہارا باپ نہ بھی مر رہا ہوا تو مر جائے گا--

نہیں--- رابی نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے میرے ساتھ یہ ظلم نہ کرو میں ایک شریف لڑکی ہوں

گھر سے بھاگی لڑکی شریف نہیں ہوتی۔۔۔ دہلیز پار کرتے ہوئے نہیں یاد آیا یہ؟
عمیر نے اس کا موبائل چھینا۔۔ اور باہر سے تالا لگا کر چلا گیا۔۔۔

رابی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ بس رو رہی تھی

جیسے جیسے شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے رابی کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھی۔۔۔ دروازے پر کھڑ کھڑ سنائی دی تو وہ زانوں میں سر رکھ کر رونے لگی۔۔۔

ایک لڑکا اندر داخل ہوا۔۔ اور دروازہ اندر سے بند کر دیا۔۔ رابی نے اپنے گھٹنوں کو زور سے پکڑ لیا۔۔

یہ کھانا بھیجا ہے عمیر نے۔۔۔ اس نے کھانا آگے کیا۔۔۔

رابی نے انکار کر دیا

اس نے کہا ہے کہ اگر نہ کھایا تو وہ ویڈیوز۔۔۔

رابی نے پلیٹ اٹھا کر کھانا شروع کردیا۔۔۔ وہ لڑکا ہوس بھری نگاہوں سے رابی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ وقفے وقفے سے اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھتا جسے وہ جھٹک دیتی۔۔۔ کھانا کھاتے ہی رابی کا سر چکرانے لگا اسے محسوس ہوا کہ وہ کسی اور دنیا میں ہے۔۔ سب غم تکلیفیں درد اسے کچھ محسوس نہیں ہورہا تھا۔۔

وہ لڑکا اسے اٹھائے بستر کی جانب بڑھ گیا لیکن اس نے کوئی احتجاج نہیں کیا۔۔ اس کا دماغ بالکل سن ہو چکا تھا۔۔۔ وہ اس کے ساتھ تصویریں بنا رہا تھا رابی کا

دل چیخ چیخ کر اس کو منع کر رہا تھا لیکن زبان جسم وہ تو جیسے اس کے اختیار میں تھے ہی نہیں۔۔ اسے کھانے میں نشہ دیا گیا تھا۔۔۔ وہ اسے سگریٹ سے جلا رہا تھا لیکن رابی کو کوئی درد محسوس نہیں ہورہا تھا۔۔۔ پھر وہ بے ہوش ہوگئ۔۔۔ صبح اس کی آنکھ کھلی تو اس کے جسم میں بری طرح درد تھا۔۔۔ اس کا اٹھنا بھی مشکل ہوا تھا۔۔۔ سر بری طرح چکرا رہا تھا۔۔۔ اس نے دروازے کی طرف دیکھا جس میں اندر سے کونڈی لگی تھی اس کا مطلب وہ درندہ ابھی اندر ہی تھا۔۔۔ لیکن کہاں۔۔۔ شاید واش روم میں۔۔۔ وہ اٹھی لیکن پھر سے گر گئی۔۔۔

واش روم کی کنڈی کھلی لیکن رابی حیران رہ گئی۔۔۔ یہ وہ لڑکا نہیں تھا جو رات کو اس کے لیے کھانا لے کر آیا تھا ۔۔۔ وہ لڑکا اس کی طرف دیکھ مسکرایا۔۔۔ اور اس کی طرف بڑھا۔۔۔

لگتا ہے بہت لاڈوں میں پلی ہو--- اس بات پر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی---

وہ چلا گیا--- لیکن تالا لگانا بھول گیا-- رابی نے ہمت کی کیونکہ وہ تنگ آگئ تھی اس سب سے--- وہ عمیر کے لیے ایک پیسے کمانے کا ذریعہ بن گئ تھی--- اس نے بڑی چادر لی اور زخمی قدم اٹھاتے ہوئے گھر سے باہر نکل گئ

اب پھر دہلیز پار ہوئی تھی لیکن محبت کے لیے نہیں بلکہ عزت کے لیے --- زندگی کے لیے----

وہ تیز تیز چلتی جارہی تھی اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے کہ وہ دھڑام سے نیچے گر پڑی---

جب آنکھ کھلی تو وہ کسی کمرے میں تھی---

اٹھ گئیں آپ --- ایک تیس اکتیس سال کا مرد اس کے سامنے آیا وہ سمٹ کر بیٹھ گئی--

ڈریں نہیں-- آپ مجھے میرے گھر کے باہر بے ہوش ملی تو میں آپ کو اندر لے آیا--- آپ اتنی زخمی کیسے ہیں کیا ہوا آپ کو---

وہ-- مجھے چند لوگوں نے اغوا کر لیا تھا وہیں سے جان بچا کر بھاگی ہوں--

نام کیا ہے آپ کا---

شمع۔۔۔ اس وقت رابی کو یہی مناسب لگا کیونکہ رابی نام کی لڑکی پر سب کو غصہ تھا اس وقت عمیر اسے ڈھونڈ رہا ہوگا اور اسے سر ڈھانپنے کے لیے جگہ چاہیئے تھی اس نے اپنی پہچان اور کہانی بدل دی۔۔۔

آپ چاہیں تو ہم۔پولیس کو انفارم۔۔۔

نہیں ۔۔۔ پولیس کے پاس کیس چلا گیا تو بہت بے عزتی ہو جائے گی۔۔۔ رابی کو خدشہ تھا کہ پولیس چھان بین کے بعد وہ کہیں کی نہیں رہے گی۔۔۔

یہ سوپ لے لیں آپ اچھا محسوس کریں گی۔۔۔

شکریہ ۔۔ آپ کے گھر میں اور کون ہوتا ہے۔۔

کوئی نہیں ۔۔۔ سب ہیں لیکن دوسرے شہر میں ۔۔ میں نوکری کے سلسلے میں ہوں یہاں۔۔

اچھا۔۔ اگر آپ کو برا نہ لگے تو میں ایک دو دن یہاں رک جاؤں۔۔۔ میری طبیعت نہیں ٹھیک ہے۔۔۔

آپ کا گھر کہاں ہے۔۔

دوسرے شہر۔۔۔ ایک اور جھوٹ بولا تھا رابی نے

اچھا رک جائیں۔۔۔ دو کمرے ہیں آپ دوسرے کمرے میں رہ سکتی ہیں

۔

شکریہ --

شمع--- وہ مرد دروازے پر دستک دے رہا تھا

جی-- رابی نے اندر سے جواب دیا

یہ کھانا کھا لیں باہر رکھ کر جا رہا ہوں--- اس نے کھانے کی پلیٹ نیچے رکھی اور مڑ گیا--

رابی نے جلدی سے دروازہ کھولا اور کھانا لے کر کھانے لگی---

رابی کو وہاں رہتے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اس کے زخم بھی بھر چکے تھے۔۔۔ وہ ریحان کے لیے کھانا بناتی جب شام کو وہ واپس آتا تو وہ دونوں مل کر کھانا کھاتے۔۔۔ رابی کو اس کی موجودگی میں تحفظ کا احساس ہوتا تھا۔۔۔ لیکن اس میں یہ ہمت نہیں تھی کہ وہ سچ بتا سکے اسے یہ ڈر تھا کہ سچ سننے کے بعد وہ اسے گھر سے نکال دے گا تو وہ کدھر جاتی۔۔۔

شمع۔۔۔ یہ دیکھو کل تم کہہ رہی تھی نا کہ تمہیں آئسکریم کھانے کا دل کر رہا ہے دیکھو میں تمہارے لیے لے کر آیا۔ ہوں۔۔۔

چاکلیٹ فلیور۔۔۔ مجھے یہ بالکل نہیں پسند۔۔ رابی نے منہ چڑھا کر کہا

اوہ مطلب میں نے غلط اندازہ لگایا۔۔۔ رکو میں ابھی اس کو تبدیل کر کے لے آتا ہوں --

نہیں نہیں۔۔ کھا تو لوں گی مطلب یہ تھا کہ یہ فیورٹ نہیں ہے۔۔۔

فیورٹ نہیں تو کھانے میں مزہ تھوڑی آئے گا میں ابھی لے کر آتا ہوں۔۔۔
ریحان باہر جارہا تھا کہ رابی نے آواز دی۔۔

میں بھی چلوں۔۔ وہ گھر کی چار دیواری میں قید رہ رہ کر تنگ آچکی تھی۔۔۔ اور رات کے وقت ویسے بھی باہر جانے میں کوئی خطرہ نہیں تھا۔۔

آف کورس۔۔ چلیں۔۔۔ بلکہ وہیں کھا کر جائیں گے آئسکریم۔۔۔

رابی جلدی سے چادر رکھ کر باہر آئی---

مزہ آیا؟

بہت --- اتنے دنوں بعد گھر سے باہر نکلی ہوں---

شمع آپ کے گھر والے آپ کو ڈھونڈتے نہیں ہوں گے---

ڈھونڈتے تو ہوں گے لیکن مجھے ان لوگوں کا ڈر ہے کہ وہ مجھے پھر سے اغوا کر لیں گے --- رابی نے آنکھیں چرائ

اچھا۔۔ میں اگر چھوڑ آؤں آپ کو آپ کے گھر۔۔۔

آپ تنگ آگئے ہیں ریحان مجھ سے تو میں چلی جاتی ہوں۔۔۔ رابی اٹھ کھڑی ہوئی

ارے نہیں۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے وہ میں آفس ٹرپ پر گلگت جارہا تھا تو ایک ہفتہ لگ جاتا میں نے سوچا اکیلے کیسے رہو گی۔۔۔

رابی پریشان ہوگئی۔۔۔ اکیلے رہنے سے اس کو خوف آتا تھا۔۔

ایک کام کرتے ہیں۔۔ اور بھی لوگ جا رہے لڑکیاں بھی ہوں گی تو آپ بھی چلو۔۔۔ ریحان نے سوچتے ہوئے کہا

کوئی پرابلم تو نہیں ہو گی ۔۔

نہیں کوئی پرابلم نہیں ہوگی۔۔۔ ریحان نے کہا آپ پیکنگ کر لو۔۔۔

صبح انہوں نے نکلنا تھا رابی کو نیند ہی نہیں آرہی تھی وہ اس جگہ جارہی تھی جہاں کا آج تک صرف اس نے نام ہی سنا ہوا تھا۔۔۔ قسمت بھی کیا چیز ہے۔۔۔ وہ ساری زندگی اب ریحان کے ساتھ ہی گزار دینا چاہتی تھی جو عزت اسے ریحان نے دی تھی وہ تو عمیر نے بھی کبھی نہیں دی تھی۔۔۔ عمیر ہوتا تو وہ اسے اکیلا پھینک کر گھومنے چلا جاتا۔۔۔ گلگت سے واپس آتے ہی میں ریحان کو سب سچ سچ بتادوں گی اگر اس نے مجھے اپنا لیا تو ٹھیک ورنہ میں چپ چاپ گھر چلی جاؤں گی آخر ماں باپ ہیں کب تک خفا رہیں گے معاف کر دیں گے ایک نا ایک دن۔۔۔۔ رات انہی سوچوں میں گزر گئی۔۔

آپ نے رکھ لیا سب سامان۔۔۔ ریحان نے پوچھا

جی رابی نے خوشی سے جواب دیا

وہ نکل چکے تھے۔۔۔

اس جگہ سب نے اکٹھا ہونا ہے آفس کی گاڑی یہاں سے پک کرے گی لگتا ہے ہم بہت ہی سویرے نکل آئے ابھی تک ایک بھی کولیگ نہیں نظر آیا مجھے میرا۔۔۔ ریحان نے گاڑی پارکنگ ایریا میں کھڑی کی۔۔۔

میری ہی غلطی ہے میں نے ہی جلدی ڈالی ہوئی تھی رابی نے کہا

کم آن یار۔۔ وہ دیکھو ہوٹل ہے چلو ناشتہ کر لیتے ہیں جب تک سب آتے۔۔۔ ریحان نے کہا

چلیں۔۔۔

آپ بیٹھو میں ابھی دیکھ کر آتا ہوں کہ کوئی آیا ہے یا نہیں ۔۔۔ ریحان نے کہا

اچھا۔۔ رابی نے کہا

آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا لیکن ریحان کی کوئی خبر نہیں تھی۔۔۔ رابی نے ٹیرس سے باہر دیکھا تو اسے اس کی گاڑی نظر نہیں آئی۔۔۔

آپ مس شمع ہیں؟ کسی کی آواز پر رابی چونک کر پیچھے مڑی

جی--

وہ ریحان صاحب کو کوئی کام آگیا اچانک انہوں نے کہا ہے کہ میں آپ کو گھر اتار دوں--

ہم گھومنے جارہے تھے رابی نے نم آنکھوں سے کہا

وہ ان کی فیملی ایمرجنسی ہوگئ کوئی---

اچھا۔۔ کم از کم بتا کر چلے جاتے رابی نے کہا۔۔ چلیں

گاڑی کے آدھے سفر میں ہی رابی کی آنکھ لگ گئی۔۔ رات ساری کا جاگ راتا جو تھا۔۔۔ اس کی آنکھ کھلی تو اسے اردگرد عجیب سی مہک محسوس ہوئی بہت تیز تیز پرفیومز کی۔۔۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اس نے خود کو یک بستر پر پایا۔۔۔ وہ بھاگتی دروازے کی طرف آئی منظر ہی عجیب تھا۔۔۔

لڑکیوں نے عجیب قسم کے نیم برہنہ لباس پہن رکھے تھے۔۔۔ کچھ لڑکیا رقص کر رہی تھیں ۔۔ اس نے ایک لڑکی کو روک کر پوچھا

میں کہاں ہوں؟

کوٹھے میں۔۔۔ اس جواب نے اس کے پاؤں سے زمین کھینچ لی

اچانک اس کی نظر اس آدمی پر پڑی جو اسے ہوٹل سے لایا تھا۔۔۔ تمہیں ریحان نہیں چھوڑیں گے۔۔۔ تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔۔ میں ایک شریف گھرانے کی لڑکی ہوں۔۔۔

انہوں نے بیچا ہے تمہیں۔۔۔ اس کا تو کام ہی ہمیں لڑکیاں سپلائی کرنا ہے۔۔۔ اور شریف گھرانے کی لڑکیاں اتنے عرصے کسی نامحرم کے ساتھ ایک ہی چھت تلے نہیں رہ رہی ہوتی۔۔۔ شریف گھرانے کی لڑکیاں اپنی دہلیز چھوڑ ایک نامعلوم شخص کی دہلیز پر نہیں پڑی ہوتی۔۔۔

رابی ایک دلدل سے نکل کر دوسرے دلدل میں آ پھنسی تھی۔۔۔ اتنی بڑی سزا مل رہی تھی اسے گھر کی دہلیز پار کرنے کی۔۔۔

ایک موٹی تازی عورت آئی۔۔۔ ویسے ماننا پڑے گا ریحان ایک سے ایک لڑکی لے کر آتا ہے۔۔۔ آج شہر کا ایک معزز بندہ آرہا اسی کے آگے پیش کروں گی اس کو۔۔۔ رے جھمری اس چھوکری کو لے جا اور اچھے سے تیار کر اور تھوڑا رقص بھی سکھا دینا

میں یہ سب نہیں کروں گی۔۔

ایک زوردار تھپڑ لگا تھا اسے۔۔۔ خریدا ہے تجھے پیسے دیے ہیں۔۔۔ ایسے کیسے نہیں کرے گی۔۔۔ لے جاؤ اس کو۔۔۔

رابی چپ چاپ اس کے پیچھے چل دی تھی---

یہ لو--- اس نے ایک گھاگھرا چولی دیا تھا اسے--- گھاگھرا گھٹنے سے اوپر تھا اور چولی بھی نیم برہنہ---

میں یہ کیسے پہن سکتی--- رابی رو دی تھی

جیسے میں پہنتی ہوں--- میں بھی ایک شریف گھرانے کی لڑکی تھی شادی کے وعدے کر کے ایک لڑکا یہاں چھوڑ گیا-- اب معلوم ہے کہ کسی کے قابل نہیں رہی تو ہنسی خوشی یہاں من لگا لیا ہے--- جب بوڑھی ہو جاؤں گی تو جو

چھپ چھپا کر پیسہ جوڑ رہی ہوں اس سے عزت کی زندگی بسر کروں گی۔۔۔ لو پہن لو۔۔۔ پھر میں تمہیں میک اپ بھی کر دوں گی۔۔۔

رابی کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا اگر بھاگ سکتی تو وہ لڑکی کیوں نہ بھاگتی جو اس کے سامنے بے بسی کی مورت بنی تھی۔۔۔

رابی کو جیسے ہی اس شخص کے سامنے لایا گیا اس نے رقص دکھانے سے منع کر دیا۔۔۔

شنکو۔۔۔ آج تو تو نے خوش کر دیا۔۔۔ اس کا رقص ورف میں دیکھوں گا اکیلے کمرے میں ۔۔۔ منہ مانگی رقم دوں گا تجھے۔۔۔ اس کو پہنچا کمرے میں وہ مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے بولا۔۔۔

رابی کی عزت پھر تار تار ہو چکی تھی۔۔۔ اس کے دامن پر جو داغ لگ رہے تھے وہ کبھی نہ مٹنے والے تھے باقی اس شخص نے تو اس گلی سے نکلتے ہی شہر کا معتبر شخص بن جانا تھا۔۔۔ شاید اس کی رابی کی عمر کی بیٹی بھی ہوتی۔۔۔

ہر روز رابی کی عزت اچھالی جاتی تھی۔۔۔ اس کے جسم پر لگے درندگی کے نشانوں کو میک اپ سے چھپایا جاتا تھا۔۔۔ بہت سی عورتیں وہاں خوش تھی یا پھر شاید عادی ہو چکی تھی یا مجبور تھی یا وہ زندگی قبول کر چکی تھی لیکن رابی کو یہ سب عذاب لگ رہا تھا۔۔۔ اسے روز اپنا کالج یاد آتا۔۔۔ ماں کے ہاتھ کا کھانا کھانے کو ترس چکی تھی وہ۔۔۔ بہن سے لڑائی۔۔ باپ کی شفقت۔۔۔ سب یاد آرہا تھا۔۔۔ کیا تھا وہ ہما کے دیور سے شادی کر لیتی اس کے ابو بھی وینٹیلیٹر پر نہ ہوتے اس سے کوئی رشتہ نہ چھنتا۔۔۔ وہ عزت سے اپنی بہن کے ساتھ رہ رہی ہوتی۔۔۔

افسوس صد افسوس۔۔۔ کہیں نہ کہیں قصوروار اس کے ماں باپ بھی تو تھے کیا تھا وہ عمیر سے ملنے کی ہامی بھر لیتے اور جب عمیر اسے منع کرتا تو وہ اپنے آپ کو دلاسہ دے کر اپنے ماں باپ کی پسند سے ہی شادی کر لیتی کم از کم تب وہ عمیر کی باتوں میں آکر گھر کی دہلیز نہ پھلانگتی۔۔۔

جھمری۔۔۔

ہاں شمع

یہاں سب لڑکیاں گھر سے بھاگی ہوئی ہیں۔۔

ارے نہیں۔۔۔ کچھ کی مائیں ان کاموں میں تھی تو ان کا کیا بھگت رہی۔۔۔ کچھ کے ماں باپ کے نعد جائیداد کے خاطر اپنے ہی خون کے رشتے بے حس ہوگئے۔۔۔ کچھ دو وقت کی روٹی کے لیے۔۔ اپنی اولاد کے خاطر جسم فروشی کر رہی ۔۔۔

کیا فائدہ جھمری اولاد کو حرام کی کمائی کھلانے کا۔۔۔

یہ تمہاری سوچ ہے شمع۔۔۔ جب اپنی ہی اولاد آنکھوں کے سامنے بلک رہی ہو تو ماں پر کیا گزرتی ہے۔۔۔ ہمارا معاشرہ ایک اکیلی عورت کو کہاں شرافت کی زندگی بسر کرنے دیتا ہے۔۔۔ یا تو وہ ان دھندوں میں لگ جاتی ہیں یا پھر اولاد سمیت خودکشی کر لیتی ہیں۔۔

وہ کہیں جاب بھی تو کر سکتی ہیں۔۔۔رابی نے کہا

جو پڑھی لکھی نہ ہو تو۔۔۔ جھمری بولی

تو لوگوں کے گھر کام بھی تو کر سکتی۔۔۔

کہنے کی باتیں ہیں ۔۔ کتنی ہی عورتوں کی عزتیں ان چار دیواریوں میں پامال کر دی جاتی ہیں جن چار دیواریوں میں وہ عزت سے کما کر ا
اپنی اولاد کا پیٹ پالنا چاہتی ہیں۔۔۔

پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں جھمری۔۔ اپنی اولاد کو حلال رزق کھلائیں گے تب ہی تو وہ حلال کام کریں گے۔۔۔ ساری زندگی ایک عورت اپنا جسم فروخت کر کے

جن کھلاتی رہے جوان ہونے پر وہ حرام کا رزق کو غلط راستے پر لگا دے تو وہ عورت بڑھاپے میں کہاں جائے گی---

جھمری خاموش تھی ----

ویسے ایک بات بتاؤ تمہارا نام جھمری ہی ہے؟ رابعہ نے پوچھا کیونکہ اسے یہ نام بہت عجیب لگا تھا--

نہیں میرا نام شمائلہ ہے--- یہاں سب جھمری بولتے ہیں--- میری پہچان چھن چکی ہے --

تم نے کبھی یہاں سے بھاگنے کی کوشش نہیں کی---

نہیں --- بھاگ کر کہاں جاتی--- ماں باپ کے منہ پر کالک لگا کر آئی تھی--- وہاں جا نہیں سکتی تھی--- اور باہر درندے آنکھیں گاڑے بیٹھے ہوتے چلو یہاں اچھا کھانے پینے مل جاتا چند روپے بھی مل جاتے وہاں تو میں بھوکی ننگی رہتی---

لیکن شمائلہ ایک بار اپنے ماں باپ کے پاس جا کر تو دیکھتی--- شاید وہ تمہیں سامنے دیکھ کر سینے سے لگا لیتے یا پھر غصہ کرتے بھی تو چند لمحے-----

تمہیں موقع ملے تو تم جاؤ گی--- شمائلہ نے کہا

ہاں کیوں نہیں جاؤں گی--- تمہیں پتا ہے مجھے تب ہی چلے جانا چاہیے تھا جب میں عمیر کی قید سے بھاگی تھی--- کم از کم یوں نیلام تو نہ ہو رہی ہوتی--- میں نے اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر ایک انجان مرد پر بھروسہ کیا جس کی سزا مجھے اس غلاظت کی صورت ملی---- عزت بچانے کی خاطر میں عزت نیلام کر بیٹھی---

رابی رو رہی تھی---

شاید ہمارے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا شمع--- یہ ہر لڑکی کے لیے ایک سبق ہے کہ کبھی کسی کے لیے گھر کی دہلیز نہ پھلانگو--- ذلیل و رسواء ہو کر رہ جاؤ گے--- جو تم سے سچ میں محبت کرتا ہو وہ اپنی محبت تو قربان کر دے گا لیکن اسے یوں سر عام بدنام نہیں کرے گا-- اس کی عزت کا پاس کرے گا--- محبت تو نام ہی عزت کا ہے--- شمائلہ کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے چمک اٹھیں تھی---

شمع میں تمہاری مدد کروں گی یہاں سے بھاگنے میں۔۔۔ تاکہ جو پانچ سال میں یہاں برباد کر چکی ہوں تم نہ کرو۔۔۔ اپنے ماں باپ کے گھر چلی جاؤ۔۔

سچ شمائلہ۔۔۔

ہاں۔۔ آج رات کو جب محفلِ رقص ہو گی تو میں تمہیں یہاں سے بھگا دوں گی۔۔۔ شمائلہ نے کہا۔۔۔

وہ رابی کو وہاں سے بھگانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔

رابی نے خود کو ایک بڑی سی چادر میں ڈھانپا ہوا تھا۔۔۔ شمائلہ نے اسے چند پیسے تھما دیے تھے۔۔۔ جس کی مدد سے وہ ایک بس میں سوار ہوگئی جو اس کے علاقے کو جاتی تھی۔۔۔

وہ اپنے گھر کے باہر کھڑی تھی۔۔۔ وہ دہلیز جسے پار کرتے ہوئے اس کے قدم نہیں ڈگمگائے۔۔۔ اس کا بدن نہیں لرزا۔۔ لیکن اب بیل بجاتے ہوئے اس کے ہاتھ رعشہ کے مریض کی طرح کانپ رہے تھے۔۔۔ جسم کے زخم بری طرح درد کر رہے تھے۔۔۔ آخر تیسری بیل پر لائٹ آن ہوئی تھی۔۔۔

دروازہ کسی ناآشنا نے کھولا تھا۔۔

آپ کون۔۔ رابی نے پوچھا

جی میں پوچھوں تو۔۔ آپ کون ہو؟

یہ میرے ابو کا گھر ہے رابی نے کہا۔۔

دیکھیں گھر ہم نے خریدا ہوا ہے۔۔۔ آپ جائیں یہاں سے۔۔۔ اتنی رات کو نیند خراب کی

۔۔ دروازہ دھڑام سے بند ہوا تھا۔۔۔

وہ پیچھے مڑی ہی تھی کہ رحیم خان جوکہ چوکیداری کا کام کرتا تھا اور ڈیوٹی کے بعد اکثر دیر سے گھر آتا تھا سے سامنا ہوا۔۔۔

چاچا۔۔ رابی کی آنکھیں چھلک پڑی تھی۔۔ امی ابو ہما کہاں گئے۔۔۔

تمہارے جانے کے نعد تمہارا باپ تمہیں بہت عرصہ تلاش کرواتا رہا جب پتا لگا کہ تم بھاگ گئی ہو وہ دن با دن بیمار ہوگیا اور ہسپتال وینٹیلیٹر پر پہنچ گیا۔۔۔ چند روز کی لڑائی کے بعد بالآخر وہ وفات پا گیا۔۔

ابو۔ رابی نے منہ پر ہاتھ رکھ چیخ روکی۔۔۔

تمہاری بہن کا رشتہ ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ لوگ طرح طرح کی باتیں کر رہے تھے۔۔۔ تنگ آکر تمہاری ماں نے یہ گھر بیچ دیا اور چلی گئی۔۔

کہاں۔۔

یہ نہیں پتا ---تم نے یہ کیا کیا بیٹی--- تمہاری تربیت اتنی اچھی کی گئی تھی کہاں کوئی کمی رہ گئی تھی---

رحیم جا چکا تھا---

رابی تیزی سے باہر نکل آئی--- اب وہ کبھی اپنے ابو سے نہیں مل پائے گی ان سے معافی نہیں مانگ سکے گی--- پتا نہیں اس کی ماں اور بہن نے کتنا مجبور ہوکر وہ علاقہ چھوڑا ہوگا-- وہ گھر بیچا ہوگا جہاں ان کے بچپن کی یادیں تھیں--- کتنے حسین دن تھے وہ---

رابی اپنے دھیان میں چل رہی تھی کہ اسے پیچھے سے آتے ٹرک کی آواز ہی نہیں آئی اور ٹرک اسے کچل کر بغیر رکے جا چکا تھا۔۔۔

آخرکار رابی کی لاش سڑک پر پائی گئی۔۔۔ وہ رابی جو اچانک ہی منظر عام سے غائب ہو چکی تھی۔۔۔ میڈیکل رپورٹ کے مطابق رابی نشے میں تھی۔۔۔ اس کے ساتھ متعدد بار زیادتی ہو چکی تھی۔۔۔ جسم پر نیل بنے ہوئے تھے گڑی کے نیچے کچلے جانے کے بعد زیادہ خون بہنا موت کی وجہ بتایا جارہا ہے۔۔۔ ایدھی فاؤنڈیشن نے اس کے کفنانے دفنانے کا بندوست مکمل کر لیا ہے۔۔۔ آج رابی کی لاش چیخ چیخ کر پیغام دے رہی ہے کہ ایسا ہوتا ہے دہلیز پار کرنے والوں کا انجام۔۔۔۔

ایک رپورٹر جائے وقوعہ پر کھڑی رپورٹنگ کر رہی تھی۔۔۔

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank

بہترین اور اچھی اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سبسکرائب کریں۔

https://youtube.com/channel/UCQo-i6Ll32LDErKmnsfQ5MQ